﴿...اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾ (آل عمران:۷۴) ﴿...عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۱۶؍مارچ ۲۰۰۱ء شمارہ ۱۱

۲۰؍ذوالحجہ ۱۴۲۱ ہجری ☆ ۱۶؍امان ۱۳۸۰ ہجری شمسی

عفو کرنے والے کو اللہ عزت دیتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۳۵)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں

چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو

"انسان کی پیدائش کی اصل غرض بھی یہی ہے کہ وہ نماز کی حقیقت سیکھے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴾۔(الذاریات:۵۷)
غرض یاد رکھنا چاہئے کہ نماز ہی وہ شے ہے جس سے سب مشکلات آسان ہو جاتے ہیں اور سب بلائیں دور ہوتی ہیں۔ مگر نماز سے وہ نماز مراد نہیں جو عام لوگ رسم کے طور پر پڑھتے ہیں بلکہ وہ نماز مراد ہے جس سے انسان کا دل گداز ہو جاتا ہے اور آستانۂ احدیت پر گر کر ایسا محو ہو جاتا ہے کہ پگھلنے لگتا ہے۔

اور پھر یہ بھی سمجھنا چاہئے کہ نماز کی حفاظت اس واسطے نہیں کی جاتی کہ خدا کو ضرورت ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہماری نمازوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ تو غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْن ہے اس کو کسی کی حاجت نہیں۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو ضرورت ہے اور یہ ایک راز کی بات ہے کہ انسان خود اپنی بھلائی چاہتا ہے۔ اور اسی لئے وہ خدا سے مدد طلب کرتا ہے۔ کیونکہ یہ سچی بات ہے کہ انسان کا خدا تعالیٰ سے تعلق ہو جانا حقیقی بھلائی کا حاصل کر لینا ہے۔ ایسے شخص کی اگر تمام دنیا دشمن ہو جائے اور اس کی ہلاکت کے درپے رہے تو اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اور خدا تعالیٰ کو ایسے شخص کی خاطر اگر لاکھوں کروڑوں انسان بھی ہلاک کرنے پڑیں تو کر دیتا ہے اور اس ایک کی بجائے لاکھوں کو فنا کر دیتا ہے۔

یاد رکھو، یہ نماز ایسی چیز ہے کہ اس سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور دین بھی۔ لیکن اکثر لوگ جو نماز پڑھتے ہیں تو وہ نماز ان پر لعنت بھیجتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ﴿فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ﴾(الماعون:۵) یعنی لعنت ہے ان نمازیوں پر جو نماز کی حقیقت سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔ نماز تو وہ چیز ہے کہ انسان اس کے پڑھنے سے ہر ایک طرح کی بدعملی اور بے حیائی سے بچایا جاتا ہے۔ مگر جیسے کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں اس طرح کی نماز پڑھنی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ اور یہ طریق خدا کی مدد اور استعانت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور جب تک انسان دعاؤں میں نہ لگا رہے اس طرح کا خشوع اور خضوع پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے چاہئے کہ تمہارا دن اور تمہاری رات غرض کوئی گھڑی دعاؤں سے خالی نہ ہو"۔(ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۶۵-۶۷)

ماں باپ اور ولی کی پہلی اور بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ رشتہ ناطہ کے معاملہ میں انتہائی عاجزانہ دعاؤں سے آغاز کریں۔

کوائف کی تصدیقات مہیا کرنا جماعت کی ذمہ داری ہے۔ جب کوائف میسر آجائیں تو دعا اور استخارہ کے بعد خود فیصلہ کریں

رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اہم نصائح ۔اگر آپ ان نصائح کو پلّے باندھ لیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ رشتہ ناطہ کے اکثر مسائل حل ہو جائیں گے ۔ انشاء اللہ

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲؍مارچ ۲۰۰۱ء)

لندن (۲؍مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ النساء کی آیت نمبر ۲ کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد فرمایا کہ آج پھر میں رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں ہی گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں بہت سی غلط فہمیاں ہیں جن کو دور کرنا ہے اور بہت سی مشکلات ہیں جو آپ کے سامنے رکھنی ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اس سلسلہ میں مختلف احادیث نبویہ پیش کرنے کے بعد فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی شخص شادی کا پیغام لے کر آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے رشتہ دے دو۔ رشتہ ناطہ کے معاملہ میں حسن نیت کی طرف بھی حضور اکرمؐ کے ارشادات کے حوالہ سے حضور ایدہ اللہ نے توجہ دلائی اور اسی طرح بتایا کہ آنحضرتؐ نے منگنی پر منگنی کا پیغام دینے کی ممانعت فرمائی ہے۔ حدیث میں یہ بھی ذکر ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کو شادی کا پیغام دیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کیا تُو نے اسے دیکھ لیا ہے کیونکہ انصار کی عورتوں کی آنکھ میں کوئی چیز ہوتی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے وٹہ سٹہ کی شادیوں کے رواج کو بھی سخت ناپسند فرمایا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ بیوگان کا رشتہ کرانا چاہئے۔ جس عورت کو اللہ اور رسولؐ سے پیار ہے اسے چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرلے۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں ایک معاملہ پیش ہوا کہ ایک عورت تنگ کرتی ہے کہ اس کا خاوند سودی روپیہ لے کر اسے زیور بنا کر دے۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا: ایسی عورت بہت ظالم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ تراضیٔ طرفین سے جو حق مہر ہو اس پر کوئی حرج نہیں اور حق مہر اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق رکھنا چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے رشتہ ناطہ کے روز مرہ مسائل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سے اللہ نے رشتہ ناطہ کے امور کی طرف توجہ کی تحریک دل میں ڈالی ہے اللہ اپنے فضل سے ہی ایسے سامان کر رہا ہے کہ

بہت اچھے اچھے رشتے ہو رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر جگہ ملکوں کے رشتہ ناطہ کے شعبوں کو بہت منظم کرنے کی تاکیدیں کی جاچکی ہیں اور جہاں تک میرا علم ہے یہ شعبے پہلے سے زیادہ توجہ سے کام کر رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ ایسی بچیاں جن کے متعلق یہ شکایت ہے کہ قد چھوٹے ہیں یا شکل خراب ہے ان کے متعلق پہلے کیوں خاموشی سے پتہ نہیں کرتے۔ بجائے اس کے کہ لڑکی کے والدین سے یا اس سے کوئی بات کی جائے کیونکہ اس سے بیچاری لڑکیوں کی دلآزاری ہوتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لڑکی کو دیکھنے آتے ہیں اور مکان دیکھ کر چلے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو سمجھتے تھے کہ آپ کا بڑا سا مکان ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ بہت بیہودگی ہے۔ ان میں سے بعض کی اپنی بیٹیاں بھی ہوتی ہیں ان کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ان کی بیٹیوں سے کوئی ایسا سلوک کرے تو ان کا کیا حال ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ بعض لڑکے جہیز اور جائیداد کی لالچ میں ہوتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جماعت کو ہرگز رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں ان کی مدد نہیں کرنی چاہئے۔ بعض کہتے ہیں کہ لڑکی خوبصورت ہو، لمبی ہو اور سمارٹ ہو اور اپنی صورت کبھی آئینے میں نہیں دیکھتے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض دفعہ لڑکی بدصورت بھی ہو اور خاوند بااخلاق اور سیرت کی قدر کرنے والا ہو تو ایسے خاوند، بیوی کے حسن سیرت پر جان نچھاور کرتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ شکل و صورت کو غیر معمولی اہمیت دینا آپ کے نقصان کی بات ہے۔ حسن سیرت اور دین کو ترجیح دینی چاہئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ بعض دفعہ لڑکیاں زیادہ تعلیم یافتہ ہو جاتی ہیں تو یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ان کی شادی نہ کروائی جائے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کمپلیکس ہے کہ خاوند کی تعلیم تھوڑی ہے۔ تعلیم تھوڑی بھی ہو اور اخلاق اچھے ہوں تو زیادہ تعلیم یافتہ لڑکی کو اس کے ساتھ بیاہ دینا چاہئے۔ صرف یہ دیکھیں کہ وہ آپس میں خوش رہتے ہیں یا نہیں۔ پھر بعض لوگ اپنے شہر سے باہر شادی نہیں کرنا چاہتے۔ یہ بھی ایک زبردستی کی شرط ہے جو مناسب نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے رشتہ ناطہ سے متعلق عمومی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ ماں باپ اور ولی کی پہلی اور بنیادی ذمہ داری ہے کہ وہ رشتہ ناطہ کے معاملہ میں انتہائی عاجزانہ دعاؤں سے آغاز کریں۔ دعاؤں کا اثر اولاد پر بہت دور تک پڑتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قول سدید سے تعلق رکھنے والی آیت مرکزی اہمیت کی حامل ہے۔ قول سدید سے مراد یہ ہے کہ ایسا سچ بولا جائے کہ اس سے کوئی غلط مطلب نکلنے کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ قول سدید کے نتیجہ میں کئی خرابیوں سے انسان بچ جاتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے جہاں دین کو اہمیت دی ہے وہاں کفو کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ آپس میں ملنے جلنے کے لئے کوئی قدر مشترک بھی ہونی چاہئے۔ اگر کفو نہ ہو تو اکثر رشتے خراب ہو جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ سے ضرور مدد لیں۔ جماعتیں رشتہ ناطہ کے شعبہ کی فائلیں بنائیں اور شادی کے قابل تمام لڑکے اور لڑکیوں کے مکمل کوائف اکٹھے کریں۔ رشتہ کے وقت آخری ذمہ داری اسی کی ہوگی جس نے رشتہ قبول کیا یا انکار کیا۔ کوائف کی تصدیقات مہیا کرنا جماعت کی ذمہ داری ہے۔ جب کوائف میسر آجائیں تو دعا و استخارہ کے بعد خود فیصلہ کریں۔ اگر کچھ عرصہ دعاؤں کے بعد دل کو تسلی ہو جائے تو باقی باتیں دین و اخلاق کو دیکھ کر خود فیصلہ کریں۔ جماعت پر اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے جو نصائح کی ہیں ان نصائح کو پلے باندھ لیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ رشتہ ناطہ کے اکثر مسائل حل ہو جائیں گے انشاء اللہ۔

۞۞۞......۞۞۞......۞۞۞

دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا

(انتخاب از منظوم کلام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

اے سونے والو! جاگو کہ وقتِ بہار ہے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے
دیکھو! خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا
جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
مَیں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا
اِک قطرہ اُس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا
مَیں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر
لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی
اب دیکھتے ہو کیسا رجوعِ جہاں ہوا
اِک مرجعِ خواص یہی قادیاں ہوا

(درثمین)

اعلان برائے سٹاف

جیسا کہ احباب کرام کو یہ علم ہے کہ انگلستان میں جامعہ احمدیہ کے قیام کی تیاریاں ہو رہی ہیں جہاں کلاسز کا باقاعدہ آغاز ستمبر ۲۰۰۲ء میں ہو جائیگا۔ انشاء اللہ العزیز۔ انتظامی اور تدریسی ضرورتوں کے لئے ہمیں مخلص، فدائی اور بے لوث کارکنان اور سٹاف کی ضرورت ہوگی۔ جو دوست خدمت دین کے اس اہم موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیں اپنے کوائف: نام، پتہ، فون، تاریخ پیدائش اور تعلیم و تجربہ سے مقامی صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ اطلاع دیں۔ یہ اطلاع بھی ضرور دیں کہ آیا آپ کے پاس لندن میں قیام کے لئے ذاتی انتظام اور سہولت ہے یا نہیں؟ مشاہرہ کا فیصلہ انٹرویو کے بعد کیا جائے گا۔

ہمیں کارکنان اور سٹاف کیلئے بتدریج ضرورت ہوگی مثلاً پرنسپل کے دفتر کیلئے فوری طور پر ایک مستعد سیکرٹری کی ضرورت ہے جو انفارمیشن ٹیکنالوجی کا پورا تجربہ رکھتے ہوں۔ کمپیوٹر پر فائلوں اور دیگر اکاؤنٹس کا حساب تیار کر سکتے ہوں۔ ایسے دوست بلا تاخیر خاکسار سے فون نمبر 0208-843 2053 پر رابطہ کر لیں۔

ستمبر ۲۰۰۲ء سے فُل ٹائم لائبریرین کی ضرورت ہوگی۔ اس کے لئے یو کے کے تجربہ کار ڈپلومہ ہولڈر لائبریرین کو ترجیح دی جائے گی۔

جولائی ۲۰۰۳ء سے حسب ذیل سٹاف اور کارکنان کی ضرورت ہوگی:-

تدریسی سٹاف:- اردو، عربی، انگریزی اور قرآن کریم پڑھانے کیلئے۔ (قرآن کریم کا لفظی ترجمہ انگریزی زبان میں پڑھانا ہوگا)۔

کارکنان:- اکاؤنٹنٹ، ہوسٹل سپرنٹنڈنٹ، باورچی، معاون کچن، سیکورٹی گارڈ، کلینر اور پی۔ای۔آئی۔

جولائی ۲۰۰۵ء سے درج ذیل تدریسی سٹاف کی ضرورت ہوگی:-

لیکچررز برائے حدیث، فقہ، کلام، موازنہ مذاہب، تاریخ و سیرت اور تصوف۔ نیز ایک IT & Language Lab Instructor کی بھی ضرورت ہوگی۔

ضروری نوٹ:- تدریس انگریزی زبان میں کرنا ہوگی۔ اپنی درخواست کے ہمراہ اپنی تعلیمی اسناد کی نقل بھجوائی جائے۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ر مارچ ۲۰۰۱ء ہے۔

لئیق احمد طاہر پرنسپل انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ لندن

16 Gressenhall Road, London Sw18 5QL

نوٹ:- احباب کو دعوت دی جاتی ہے کہ انٹرنیشنل جامعہ احمدیہ کے لئے بامعنی، خوبصورت مونوگرام ڈیزائن کرکے بھجوائیں۔ بہترین مونوگرام پر یکصد پاؤنڈ انعام دیا جائے گا۔ یہ ڈیزائن مذکورہ بالا پتہ پر ہی بھجوائے جائیں۔

تحریک دعا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۶ر مارچ کو خطبہ عیدالاضحیہ کے آخر پر دعا کی تحریک کرتے ہوئے خصوصیت سے مکرمہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ اور مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے لئے احباب جماعت کو دعا کی تحریک فرمائی۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ان کے ایک بیٹے صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب تو شہید ہو چکے ہیں۔ اور دوسرے بیٹے کو گلے کا کینسر ہے جس کا علاج ہو رہا ہے۔ اس کے علاوہ خود صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب بھی بیمار ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ انہیں خصوصیت سے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔ اور ہر قسم کی بیماری اور اس کے بداثرات کو کلیۃً دور فرمادے اور صحت و عافیت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ

(چوھدری حمید اللہ - وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

(قسط نمبر ٦)

شوریٰ میں شامل ہونے والوں کے فرائض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ١٩٢٢ء کی مجلس مشاورت میں چودہ بنیادی ہدایات جاری فرمائیں جن سے شامل ہونے والوں کے فرائض کی بنیادی روح ابھرتی ہے۔ان ہدایات کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

(١)...... محض للہ شامل ہوں۔

(٢)......خالی الذہن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔

(٣)......اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔کسی کی رائے بھی مفید ہو سکتی ہے۔

(٤)......کسی کی خاطر رائے نہ دیں۔

(٥)......کسی اور حکمت کے تحت رائے نہ دیں بلکہ یہ مدنظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کونسی بات مفید ہے۔

(٦)......سچی بات تسلیم کرنے سے پرہیز نہ ہو خواہ اسے کوئی بھی پیش کرے۔

(٧)......جلد بازی سے رائے نہ دیں اور دوسرے کے کہنے پر رائے قائم نہ کریں۔

(٨)......اپنی رائے کو مضبوط اور بے خطانہ سمجھیں اور اس پر اصرار نہ کریں۔بعض اوقات معمولی آدمی کی رائے بھی درست اور مفید ہوتی ہے۔

(٩)......احساسات کی پیروی نہیں کرنی چاہئے بلکہ ہمیشہ واقعات کو مدنظر رکھنا چاہئے ہاں احساسات کو تائیدی طور پر پیش کرنا اور فائدہ اٹھانا جائز ہے۔

(١٠)......وہ بات کریں جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔

(١١)......رائے غلط نہ ہو اور دشمن کے مقابلہ میں اعلیٰ اور مؤثر اور مضبوط ہو۔

(١٢)...... فروعات پر بحث نہ کریں بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے۔

(١٣)......سوائے کسی خاص بات کے یونہی دہرانے کے لئے کھڑے نہ ہوں۔ضروری نہیں کہ ہر شخص بولے۔

(١٤)......اپنا اور دوسروں کا وقت بچائیں۔

(رپورٹ مجلس شوریٰ مطبوعہ ١٩٢٢ء صفحہ ٨ تا ١٣)

☆......☆......☆......☆

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان ہدایات کو ہر مجلس شوریٰ کے لئے ضروری قرار دیا ہے تاہم مختلف ممالک اور مختلف حالات کے پیش نظر جو ہدایات وقتاً فوقتاً ارشاد فرمائیں ان کا تذکرہ حسب ذیل ہے۔

(١)......"ہر مشورہ دینے والا استغفار کے ساتھ حاضر ہو یعنی وضوء کر لے"۔

(٢)......"ہر مشورہ دینے والا اپنی نیکیوں کو چمکائے اور خدا کے حضور سجدہ ریز ہو اور زینت لے کر خدا کے حضور حاضر ہو"۔

(٣)......"ہر مشورہ دینے والا جب کچھ مشورہ دے بیٹھے تو پھر یہ عرض کرے کہ ۔

سپردم بتومایۂ خویش را تو دانی حسابِ کم و بیش را

ہم نے مشورہ دے دیا اب ماننے والے مانیں یا نہ مانیں ہم راضی ہیں۔

اس روح کے ساتھ اگر آپ مجالس شوریٰ میں حاضر ہوا کریں اور ان کی اعلیٰ اقدار کو زندہ رکھیں گے تو میں یقین رکھتا ہوں کہ مجالس شوریٰ جماعت کی اقدار کی حفاظت کریں گی اور جماعت کی ہمیشہ کی زندگی کی ضامن بن جائیں گی"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ٣٠/اپریل ١٩٩٣ء)

(٤)......"جب مجلس شوریٰ میں جایا کریں تو اپنی کمزوریوں پر نظر رکھیں اور سب سے بڑی کمزوری انانیت کی کمزوری ہے ۔ آپ کو بار بار نفس دھوکہ دے گا۔ آپ کو شوخی سکھائے گا، آپ کو آپ کے کمزور کم عقل بھائی پر ہنسنے پر آمادہ کرے گا، تحقیر پر آمادہ کرے گا، غلط دلیل دینے والے کا مذاق اڑانے پر آمادہ کرے گا ، کئی قسم کے شیطانی وسوسے ہیں جو ایسی مجالس جن میں اہم امور پر غور ہوتا ہے ان مجالس میں انسان کے دلوں پر اور دماغ پر قبضہ کر لیا کرتے ہیں اور یہ وساوس ہیں جو دراصل قوموں کو گمراہ کرنے کا موجب بنتے ہیں۔پس مجلس شوریٰ میں ان وساوس سے استغفار کے ذریعہ اپنی حفاظت کریں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ ٣٠/اپریل ١٩٩٣ء)

(٥)......"وہ دل جو آپس میں بندھ جائیں شوریٰ ان کی شوریٰ ہوتی ہے ۔ مشورے وہ ہوتے ہیں جو ان دلوں سے اٹھتے ہیں جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، پیار کا تعلق رکھتے ہیں، سچی ہمدردی میں مشورے دیتے ہیں"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ١٥/اپریل ١٩٩٤ء)

(٦)......"اپنے مشوروں کو امانت کے ساتھ دیں اور امانت کے ساتھ ہی اپنے سینوں میں لے کر واپس جائیں ۔ اتنے ہی پہلو ظاہر فرمائیں جن پہلوؤں کے متعلق مجلس شوریٰ یا صدر مجلس کی ہدایات ہیں کہ ان کو عام کریں...... آپ پر خدا کی طرف سے عائد کردہ امانت آپ کے دل میں ہی محفوظ رہنی چاہئے"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ٢٩/اپریل ١٩٩٤ء)

(٧)......"یہ پاکیزگی جو جماعت احمدیہ کی شوریٰ کے ماحول کی ہے، یہ ہر وجود کا ایک جان ہو جانا اور بڑے محبت اور تقویٰ کے ساتھ اپنی باتوں کو ادا کرنا اس کا کوئی عُشر عشیر بھی آپ کو کہیں اور دکھائی نہیں دے گا"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ ١٥/اپریل ١٩٩٤ء)

(٨)......"کوئی ایسی بات نہ کریں جو ایک بھائی کے لئے دل آزاری کا موجب بنتی ہو"۔

(٩)......"جہاں کرسی پر صدارت کرنے والا آپ کو کہتا ہے خاموش! وہیں خاموش ہونا پڑے گا۔اسی میں برکت ہے اسی میں ایک باوقار نظام ابھرتا ہے"۔

(١٠)......"ایک دوسرے کے خلاف بات نہیں کرنی، ایک دوسرے کے حوالے کی بھی ضرورت نہیں"۔

(١١)......"جو دلیل آتی ہے وہ دلیل بیان کریں لیکن اپنے وقت پر بولیں، اپنے وقت پر ختم کریں"۔

(١٢)......"جہاں کہیں شبہ ہو وہاں پوچھ لیا کریں کہ کیا طریق کار ہے"۔

(١٣)......"بغیر اجازت لئے باہر نہیں جانا"۔

(١٤)......"اختلافی نوٹ درج نہ کرایا ہو تو ممبر سب کمیٹی، کمیٹی کے حق میں بولے گا"۔

(١٥)......"تجویز پر اظہار خیال کے لئے نام طلب کئے جانے پر نام لکھوائے جائیں"۔

(١٦)......"(سب کمیٹی کے لئے) دوسروں سے اپنا نام پیش کرانا معیوب ہے"۔البتہ "کوئی اپنا نام یا کسی دوسرے کا نام پیش کرے تو معیوب نہیں"۔

(نمبر ٨ تا ١٢ از خطاب بلجیم فرمودہ ٩/ستمبر ١٩٩٢ء برموقع مجلس مشاورت)

(١٧)......"جن لوگوں سے خلیفہ مشورہ طلب کرے ان کا فرض ہے کہ دیانت سے صحیح مشورہ دیں اور جب مشورہ طلب کیا جائے تو خواہ کسی کے بھی خلاف ان کی رائے ہو بیان کر دیں لیکن یہ دل میں خیال نہ کریں کہ اگر ہماری بات نہ مانی گئی تو یہ غلطی ہو گی"۔

(١٨)......"اسلامی تعلیم پر اگر آپ عمل کرنے والے ہونگے تو ریس ازم کو اپنی چوکھٹ کے قریب بھی نہیں آنے دیں گے ۔ یہ وہ زہر ہے جس کا روحانیت کے ساتھ ہمیشہ کا بیر ہے۔ **بیک وقت ریس ازم اور روحانیت اکٹھے پل ہی نہیں سکتے**"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ ١٥/اپریل ١٩٩٤ء)

(١٩)......"منتخب ممبر کی شوریٰ میں حاضری ضروری ہے۔ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا: جو ممبران شوریٰ اس وقت اجلاس میں حاضر نہیں ہیں ان کا پتہ لگایا جائے کہ وہ کون کون ہیں اور انہیں آئندہ کے لئے شوریٰ کی ذمہ داری سے سبکدوش کر دیا جائے"۔

(رپورٹ مشاورت ١٩٥٨ء صفحہ ٣٢)

(٢٠)......"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ١٩٤٠ء کی مشاورت کے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

"پس میں جماعت کو آپ کی وساطت سے یہ پیغام پہنچاتا ہوں کہ جو کام خدا تعالیٰ کا ہے وہ تو بہرحال اسے پورا کرے گا۔ مگر جس کام کا ہمارے ساتھ تعلق ہے اگر ہم اس کام کو دیانت داری سے سرانجام نہیں دیں گے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نزول میں دیر لگ جائے گی۔پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھو اور نمائندگان کے لئے ہمیشہ اہل لوگوں کو منتخب کرو۔جہاں تک میں سمجھتا ہوں، میرا خیال ہے کہ جماعت نے ابھی تک شوریٰ کی اہمیت کو نہیں سمجھا۔انہوں نے اسے صرف ایک مجلس سمجھ لیا ہے جس کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس میں انہوں نے اپنی جماعت کا نمائندہ نہ بھیجا تو ان کی سبکی ہو گی اس لئے انہوں نے کامل غور سے کام نہیں لیا"۔

(رپورٹ مشاورت ١٩٤٠ء افتتاحی خطاب)

(٢١)......حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ١٩٧٣ء کی مشاورت میں فرمایا:

"ہر ایک کا فرض ہے کہ جو بھی اچھی بات اس کے ذہن میں آئے کوئی اچھی تجویز ہو تو وہ پیش کرے۔یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ نمائندگان میں تو نفاق کا کوئی مریض نہیں ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت (غیر مطبوعہ) ١٩٧٣ء)

(٢٢)......پھر فرمایا:

"بات دھڑلے سے کریں اور ضرور کریں مگر مختصر کریں اور متعلقہ بات کریں۔غیر متعلقہ امور پر رائے زنی نہ کریں"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ١٩٧٣ء صفحہ ٢٢ (غیر مطبوعہ)

(٢٣)......حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے ١٩٨٤ء کی مجلس شوریٰ میں فرمایا:

"خیالات کا اظہار کرنے والے جو ممبران ہیں وہ یا تو ترمیم کے حق میں کہہ سکتے ہیں اور اگر ترمیم کرنا چاہیں تو پھر انہیں تحریر دینی چاہئے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ١٩٨٤ء صفحہ ٢٢ (غیر مطبوعہ)

(٢٤)......حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا: "نمائندگان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ مجلس میں جس رنگ میں باتیں کی گئیں اور جو نتائج اخذ کئے گئے اور جو ضروریات سلسلہ سامنے آئیں واپس جا کر ان سے ساری جماعت کو متعارف کرائیں"۔(رپورٹ مجلس مشاورت ١٩٧٣ء (غیر مطبوعہ) صفحہ ٢٠)

(٢٥)......اسی طرح دعائیہ رنگ میں فرمایا:

"وہ دعا جو میرے دل میں ہے وہ میں زبان پر بھی لے آتا ہوں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو جو مجلس شوریٰ کے نمائندگان بن کر آئے ہیں ان تمام نعمتوں اور خصلتوں کا وارث بنائے جو نیک نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں مشورہ دینے والوں کے لئے مقدر ہے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ١٩٧٣ء (غیر مطبوعہ)

(٢٦)......دعا کی صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو ۔ آپ کو خیر و عافیت کے ساتھ خوشی کے ساتھ اور اپنی حفاظت میں واپس لے کر جائے اور آپ واپس جا کر جماعت میں ایک نئی زندگی کی لہر دوڑانے کا موجب بنیں اور اس کے نتیجہ میں ہم اللہ تعالیٰ کے نئے سے نئے فضلوں کو ہمیشہ اپنے اوپر نازل ہوتا دیکھیں۔خدا کرے ایسا ہی ہو"۔

(رپورٹ مشاورت ١٩٨٤ء غیر مطبوعہ صفحہ ٣٠٥)

مجلس شوریٰ کے لئے
بنیادی ہدایات

جماعت احمدیہ میں مجلس شوریٰ کا موجودہ رائج شکل میں انعقاد پہلی دفعہ ۱۹۲۲ء میں ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے قائم فرمایا اور اس کے افتتاحی خطاب میں جو بنیادی ہدایات ارشاد فرمائیں وہ آج بھی اساسی اہمیت رکھتی ہیں۔ یہ چودہ ہدایات حضور نے اگلے سال ۱۹۲۳ء کی مجلس مشاورت میں دوبارہ بیان فرمائیں:۔

(۱)......"ہر شخص خدا کی طرف توجہ کرے اور دعا کرے کہ الٰہی! میں تیرے لئے آیا ہوں تُو میری راہنمائی کر۔ کسی معاملہ میں میری نظر ذاتیات کی طرف نہ پڑے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی رائے غلط دوں اور اس پر زور دوں کہ مانی جائے اور اس سے دین کو نقصان پہنچے۔ نہ ایسا ہو کہ کوئی ایسی رائے دے جو ہو تو غلط مگر اس کی چکنی چپڑی باتوں یا طلاقت لسانی سے میں اس سے متفق ہو جاؤں۔ میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ نہ ایسا ہو کہ مجھ میں نفسانیت آجائے یا اپنی شہرت و عزت کا خیال پیدا ہو یا یہ کہ بڑائی کا خیال پیدا ہو یا یہ کہ بڑائی کا خیال آجائے۔ نہ ایسا ہو کہ میری رائے غلط اور مضر ہو۔ نہ یہ ہو کہ میں کسی کی غلط رائے کی تائید کروں۔ میری نیت درست رہے۔ میری رائے درست ہو اور تیری منشاء کے ماتحت ہو۔ یہ دعا ہر دوست کو کر لینی چاہئے اور ہمیشہ کرنی چاہئے جب بھی ہماری جماعت مشورہ کرنے لگے، صرف آج کے لئے ہی نہیں۔

(۲)...... پہلی نصیحت دعا کے متعلق ہے مگر کوئی دعا قبولیت کا جامہ نہیں پہنتی جب تک اس کے ساتھ عمل نہ ہو۔ مثلاً انسان دعا کرے کہ اسے خدمت دین کی توفیق ملے مگر عملاً ایک پیسہ بھی خرچ کرنے کے لئے تیار نہ ہو تو اسے کیا توفیق ملے گی۔ تو دعا کے ساتھ عمل کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ آج بھی اور کل بھی اور پھر بھی جب کبھی مشورہ ہو ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیا جائے۔ لوگوں نے بعض باتیں دل میں بٹھائی ہوتی ہیں کہ یہ منوائیں گے۔ لیکن مشورہ کے یہ معنی نہیں کہ ایسی باتوں کو بیان کرو بلکہ یہ ہیں کہ اپنے دماغ کو صاف اور خالی کر کے بیٹھو اور صحیح بات بیان کرنی چاہئے۔ عام طور پر لوگ فیصلہ کر کے بیٹھتے ہیں کہ یہ بات منوانی ہے اور پھر اس کی پچ کرتے ہیں۔ مگر ہماری جماعت کو یہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ صحیح بات ماننی اور منوانی چاہئے۔

(۳)......جب مشورہ کے لئے بیٹھیں تو مقدم نیت یہ کر لیں کہ جس کام کے لئے مشورہ کرنے لگے ہیں اس میں کسی کی رائے مفید ہو سکتی ہے نہ یہ کہ میری رائے مانی جائے۔

(۴)...... یہ بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ آج بھی اور آئندہ بھی ہر وقت جب مشورہ لیا جائے کسی کی خاطر نہیں دینا چاہئے۔ بعد میں بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ میری تو یہ رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے کہا تھا اس لئے دی تھی۔ روپیہ غبن کرنا اتنا خطرناک نہیں جتنی یہ بات خطرناک ہے مگر یہ ایسی آسان سمجھی جاتی ہے کہ بڑے بڑے مدبر بھی اس کا ارتکاب کرتے ہیں۔ ہندوستان کی کونسل کا واقعہ ہے کہ ایک ممبر نے کہا میری یہ رائے نہ تھی مگر فلاں دوست نے چونکہ کہا تھا اس لئے میں نے اس کی خاطر رائے دی۔ تعجب ہے اس نے اس بات کے بیان کرنے میں بھی کوئی حرج نہ سمجھا مگر یہ سخت بددیانتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگ اس سے بچیں اور کسی کی خاطر نہیں بلکہ جو رائے صحیح سمجھیں وہ دیں۔

(۵)...... کسی اور حکمت کے تحت رائے نہیں دینی چاہئے بلکہ یہ مد نظر ہو کہ جو سوال درپیش ہے اس کے لئے کونسی بات مفید ہے۔ اس کی تشریح میں مثال دیتا ہوں۔ مثلاً ایک سوال پیش ہے کہ فلاں کام جاری کرنا تو مفید سمجھتے ہیں مگر یہ خیال کر کے کہ اگر جاری ہو گیا تو فلاں اس پر مقرر ہو گا اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہ بددیانتی سے بھی کرتے ہیں اور کبھی اس شخص کو مناسب نہیں سمجھتے مگر بجائے اس کے کہ اس کے تقرر کا جب سوال آئے تو اس وقت بحث کریں یا اس طرح کہیں کہ اس کو جاری نہیں کرنا چاہئے کیونکہ فلاں کے سوا اور کوئی نہیں جسے اس کام پر لگایا جاوے اور وہ موزوں نہیں۔ یہ کہتے ہیں یہ کام ہی موزوں نہیں۔ چونکہ یہ بددیانتی ہے اس لئے یہ نہیں ہونا چاہئے۔ یا اس طرح کہ ایک مشن مقرر کرنا ہے جس کے لئے فلاں کو مقرر کرنا ہے۔ اس پر ان کی غرض تو یہ ہوتی ہے کہ وہ نہ جائے مگر بحث یہ شروع کر دیتے ہیں کہ مشن قائم کرنا ہی ٹھیک نہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ اصل معاملہ میں صحیح رائے دینی چاہئے۔

(۶)......جو بات سچی ہو اسے تسلیم کرنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہئے خواہ اسے کوئی پیش کرے۔ مثلاً ایک بات ایسا شخص پیش کرے جس سے کوئی اختلاف ہو مگر ہو سچی تو اگر کوئی اس کو اس لئے چھوڑتا ہے کہ پیش کرنے والے سے اس کی مخالفت ہے تو بددیانتی کرتا ہے۔

(۷)......چاہئے کہ کوئی رائے قائم کرتے وقت جلد بازی سے کام نہ لے۔ کئی لوگ پہلے رائے قائم نہیں کرتے مگر فوراً بات سن کر رائے ظاہر کرنے لگ جاتے ہیں۔ چاہئے کہ لوگوں کی باتیں سنیں ان کا موازنہ کریں اور پھر رائے پیش کریں اور ایسا نہ ہو کہ دوسروں کی رائے پر انکار کریں۔

ایک تو میں نے یہ کہا تھا کہ دوسرے کے لئے رائے نہ دی جائے اور ایک یہ کہ دوسرے کے کہنے پر رائے قائم نہ کی جائے۔ مثلاً ایک کہے کہ فلاں کام میں خرابی ہے۔ دوسرا بغیر خرابی معلوم کئے کہے کہ ہاں خرابی ہے۔ اسے خود اپنی جگہ تحقیقات کرنی چاہئے۔

(۸)...... کبھی اس بات کا دل میں یقین نہ رکھو کہ ہماری رائے مضبوط اور بے خطا ہے۔ بعض آدمی اس میں ٹھوکر کھاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہماری رائے غلط نہیں ہو سکتی۔ اور پھر حق سے دور ہو جاتے ہیں۔ بعض دفعہ دیکھا گیا ہے کہ بچے بھی عجیب و غریب بات بیان کر دیتے ہیں۔ رسول کریم ﷺ بیویوں سے مشورہ پوچھتے تھے۔ حدیبیہ کے وقت ہی جب لوگ غصہ میں تھے تو رسول کریم ﷺ نے حضرت اُمّ سلمہؓ سے پوچھا کہ کیا کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ آپ جا کر قربانی کریں اور کسی سے بات نہ کریں۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور پھر سب لوگوں نے قربانیاں کر دیں۔ تو اپنی کسی رائے پر اصرار نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ بڑوں بڑوں سے رائے میں غلطی ہو جاتی ہے اور بعض اوقات معمولی آدمی کی رائے درست اور مفید ہوتی ہے۔ مجلس میں علم کی وسعت کے خیال سے بیٹھنا چاہئے۔ ہاں یہ بھی عیب ہے کہ انسان دوسرے کی ہر بات کو مانتا جائے۔ سچی اور علمی بات کو تسلیم کرو اور جہالت کی بات کو نہ مانو۔

(۹)...... ہمیشہ واقعات کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ احساسات کی پیروی نہ کرنی چاہئے۔ کئی لوگ احساسات کو ابھار دیتے ہیں اور پھر لوگ واقعات کو مد نظر نہیں رکھتے۔ میں نے بھی ایک دفعہ احساسات سے فائدہ اٹھایا ہے مگر ساتھ دلائل بھی پیش کئے تھے۔......احساسات کو تائیدی طور پر پیش کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا جائز ہے مگر محض ان کے پیچھے پڑنا یا ان کو ابھار کر رائے بدلنا خیانت ہے۔ اگر کوئی یہ جانتا ہو کہ اس کے دلائل کمزور ہیں اور پھر وہ جذبات کو ابھارے تو وہ بددیانت ہے اور اگر کوئی یہ جانتا ہے کہ دلائل غلط ہیں مگر احساسات کے پیچھے لگ کر رائے دے دے تو وہ بھی بددیانت ہے۔

(۱۰)......دو قسم کی باتیں ہوتی ہیں۔ ایک وہ جن میں دنیوی فائدہ زیادہ ہوتا ہے اور دینی کم۔ چونکہ ہم دینی جماعت ہیں اس لئے ہمیں اس بات کے حق میں رائے دینی چاہئے جس میں دینی فائدہ زیادہ ہو۔

(۱۱)...... ہمیشہ یہ بات مد نظر رکھنی چاہئے کہ ہماری تجاویز نہ صرف غلط نہ ہوں بلکہ یہ بھی مد نظر رہے کہ جن کے مقابلے میں ہم کھڑے ہیں ان کی تجاویز سے بڑھ کر اور مؤثر ہوں اور ہمارا کام ایسا ہونا چاہئے کہ دشمن کے کام سے مضبوط ہو۔ مثلاً اگر ایسی جگہ ایک مکان بناتے ہیں جہاں پانی کی رو نہیں آتی وہ اگر زیادہ مضبوط نہیں تو خیر لیکن جہاں زور کی رو آتی ہو وہاں اگر مضبوط نہیں بنائیں گے تو غلطی ہو گی۔ پس ہماری مجلس شوریٰ میں یہی نہیں ہونا چاہئے کہ اس میں غلطی نہ ہو بلکہ یہ بھی ہو کہ ایسی اعلیٰ اور زبردست تجاویز ہوں جو دشمن کا مقابلہ کر سکیں۔ پھر ایک تو یہ بات ہے کہ دشمنوں کے مقابلہ سے ہماری کوششیں اور تجاویز اعلیٰ ہوں۔ دوسری یہ کہ ہماری تجاویز ہماری پچھلی تجاویز سے اعلیٰ ہوں۔ ان دونوں باتوں کو بھولنے سے قومیں تنزّل میں پڑ جاتی ہیں۔ ان میں سے اگر ایک کو چھوڑ دیں تو بھی تنزّل شروع ہو جاتا ہے۔

(۱۲)...... رائے دیتے وقت یہ بات دیکھ لینی چاہئے کہ جو بات پیش ہے وہ واقعہ میں مفید ہے یا مضر۔ مقابلہ میں آ کر کسی معمولی بات پر بحث شروع ہو جاتی ہے حالانکہ اس کا اصل بات کے مضر یا مفید ہونے سے تعلق نہیں ہوتا۔ پس فروعی باتوں پر بحث نہ شروع کرنی چاہئے بلکہ واقعہ کو دیکھنا چاہئے کہ مفید ہے یا مضر۔

(۱۳)...... سوائے کسی خاص بات کے یونہی دہرانے کے لئے کھڑا نہ ہو۔ ضروری نہیں کہ ہر شخص بولے ہاں اگر نئی تجویز ہو تو پیش کرے۔

(۱۴)...... چاہئے کہ ہر ایک اپنا وقت بھی بچائے اور دوسروں کا وقت بھی ضائع نہ کرے"۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۲ء صفحہ ۸ تا ۱۳)

(۱۵)...... حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۱۹۴۰ء کی مجلس مشاورت کے افتتاحی خطاب میں فرمایا:

"ہمارے لئے وہی لوگ مبارک ہیں جن کے اندر دین اور تقویٰ ہے خواہ وہ اچھی طرح بول بھی نہ سکتے ہوں۔ اس کے مقابلہ پر جن میں دین اور تقویٰ نہیں خواہ کتنے ہی لسان لیکچرار ہوں، خواہ ان کے گھر سونے اور چاندی سے بھرے ہوئے ہوں ہمیں ان کی ضرورت نہیں۔ وہ اس مجلس سے جس قدر دور رہیں اتنا ہی ہمارے لئے اچھا ہے"۔

(۱۶)...... حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اصل مجلس شوریٰ وہ ہے جو اسلام نے پیش کی ہے۔ جس میں نہ تم نے ووٹ مانگنا ہے نہ پارٹی بنانے کا کوئی اختیار ہے۔ عوام کو حق ہے کہ جس کو روزمرہ کی زندگی میں اچھا دیکھتے ہیں، جس کو روزمرہ کی زندگی میں تقویٰ پر مبنی دیکھتے ہیں اس میں کسی کا نام چن لیتے ہیں اور پھر CHECKS ایسے زبردست ہیں کہ اس کا نام پارلیمنٹ نہیں ہے مجلس شوریٰ ہے۔ مشورہ دینا ہے اور ضروری نہیں کہ اکثریت کی بات لازماً مانی جائے"۔

(خطاب ۹/ستمبر ۱۹۹۲ء برموقع مجلس مشاورت برسلز صفحہ ۷)

(باقی آئندہ شمارہ میں انشاء اللہ)

روپ جیولرز
ROOP JEWELLERS
Gold Smith & Boutique
We also prepare the goods on order. Old Gold change.
آرڈر پر بھی مال تیار کیا جاتا ہے۔ تیز ریپئر کا انتظام ہے۔ پردہ کا انتظام بھی ہے
پروپرائیٹر: عارف چوہدری
46 Plashet Grove - Green Street London E6 1AL
Tel:(020) 8503 5786 + (020) 8568 6661 - Mobile: 07932 655099

خطبہ جمعہ

حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے

بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو

اگر کسی کی نسبت کوئی سوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرو اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو تا کہ اس مصیبت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاؤ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۹؍فروری ۲۰۰۱ء بمطابق ۹؍تبلیغ ۱۳۸۰ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله–

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم– بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين–

﴿يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًامِّنَ الظَّنِّ . اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا. اَ يُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ . وَاتَّقُوااللّٰه اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ ﴾۔(سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بکثرت ظن سے اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

بدظنی سے متعلق میں نے آیت تلاوت کی ہے اس میں بدظنی اور غیبت دونوں سے بڑی سختی سے منع فرمایا گیا ہے۔ غیبت سے متعلق انشاء اللہ اگلے خطبہ میں بیان کروں گا۔ یہ خطبہ بدظنی کے مکروہ پہلو کو بیان کرنے کے لئے وقف ہے۔ سب سے پہلے میں حدیث سے اس آیت کی تصدیق میں، اس کی تائید میں کچھ مضمون پیش کرتا ہوں۔

ایک چھوٹی سے حدیث ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن ظن ایک حسین عبادت ہے۔(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب حسن الظن)۔ پس اس سے زیادہ خوبصورتی حسن ظن کی اور کیسے بیان کی جاسکتی ہے۔ یہ ایک حسین عبادت ہے۔

اور دوسری روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سخت قسم کا جھوٹ ہے۔ ایک دوسرے کے عیب کی ٹوہ میں نہ رہو، اپنے بھائی کے خلاف تجسس نہ کرو، اچھی چیز ہتھیانے کی حرص نہ کرو، حسد نہ کرو، دشمنی نہ رکھو، بے رُخی نہ برتو۔ جس طرح اُس نے حکم دیا ہے اللہ کے بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور وہ اس پر ظلم نہیں کرتا، اُسے رُسوا نہیں کرتا، اُسے حقیر نہیں جانتا۔ اپنے سینے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: تقویٰ یہاں ہے، تقویٰ یہاں ہے (یعنی مقامِ تقویٰ دل ہے)۔ ایک انسان کے لئے یہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی تحقیر کرے۔ ہر مسلمان کی تین چیزیں دوسرے مسلمان پر حرام ہیں، اس کا خون، اس کی آبرو اور اس کا مال۔ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کی خوبصورتی کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو اور نہ تمہارے اموال کو، بلکہ اس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو، اپنے بھائی کے خلاف جاسوسی نہ کرو، دوسروں کے عیبوں کی ٹوہ میں نہ رہو، ایک دوسرے کے سودے نہ بگاڑو، اللہ تعالیٰ کے مخلص بندے اور بھائی بھائی بن کر رہو۔

(مسلم، کتاب الادب، باب تحریم الظنّ۔ اور بخاری کتاب الادب)

ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آنحضور ﷺ اعتکاف میں تھے۔ میں آپ کو رات کے وقت ملنے کو آئی اور آپ سے باتیں کرتی رہی۔ جب میں گھر جانے کے لئے کھڑی ہوئی تو آپؐ بھی مجھے کچھ دُور تک چھوڑنے کے لئے ساتھ چل پڑے۔ راوی کہتا ہے کہ وہ ان دنوں اسامہ بن زیدؓ کے گھر رہ رہی تھیں۔ انصار میں سے دو آدمی گزرے جب انہوں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا تو تیز قدم ہو گئے۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ذرا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حییّ ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہا)۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپؐ کے بارہ میں ہم بدظنی کر سکتے ہیں؟ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا شیطانی خیالات انسان میں خون کی گردش کرنے کی طرح گردش کرتے ہیں۔ مجھے اس بات کا اندیشہ ہوا کہ کہیں آپ دونوں کے دل میں وہ کوئی بدظنی نہ پیدا کر دے۔ یا آپؐ نے فرمایا کوئی شر نہ پیدا کر دے۔(سنن ابی داؤد، کتاب الادب باب فی حسن الظن)

اسی طرح مسند احمد بن حنبل میں ایک روایت حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں نے نبی اکرم ﷺ سے آپ کے وصال سے تین روز پہلے یہ سنا کہ تم میں سے ہر کوئی اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں حسن ظن رکھتا ہو۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۳ صفحہ ۲۹۳ مطبوعہ بیروت)

اب یہ حدیث بہت ہی اہم ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے وصال سے صرف تین روز پہلے کی ہے اور سب سے بڑے اس کے مصداق تو آپ خود تھے کہ ہر کوئی اس حال میں فوت ہو کہ وہ اللہ کے بارہ میں حسن ظن رکھتا ہو۔ سب سے زیادہ حسن ظن اللہ تعالیٰ کے بارہ میں تو خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو تھا اور جابر کو بھی آپؐ نے یہی نصیحت فرمائی کہ تم فوت نہ ہو جب تک اللہ کے بارہ میں حسن ظن نہ رکھو۔ اب فوت ہونا تو انسان کے اپنے بس میں نہیں ہے۔ کسی وقت بھی موت آجاتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "تم نہ مرو جب تک کہ تم مسلمان نہ ہو"۔ تو مرنا تو ہمارے اختیار میں نہیں ہے، مسلمان ہونا ہمارے اختیار میں ہے۔ پس اس کا مطلب یہ بنتا ہے کہ ہر لمحہ جو تم زندگی کا گزارو وہ ایمان کی حالت میں اور اللہ تعالیٰ پر حسن ظن کی حالت میں گزارو۔ کسی لمحہ بھی موت آسکتی ہے تو وہ اللہ دے گا۔ لیکن حسن ظن کم نہ کرنا تمہارا کام ہے۔

ایک اور حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اَنَا عِنْدَظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ" کہ میں انسان کے ظن کے مطابق ہو جاتا ہوں۔ اگر وہ مجھ پر حسن ظنی کرے گا، میری بخشش پہ اعتبار کرے گا تو میں بھی اسی کے مطابق اسی سے سلوک کروں گا۔ اگر وہ مجھ سے بدظنی رکھے گا، اور بدظنی کا تعلق صرف اللہ سے نہیں بلکہ بندوں سے بھی ہے جو بندوں سے بدظنی رکھتا ہے وہ اللہ سے بھی بدظنی رکھتا ہے، پس فرمایا کہ جو بدظنی کرے گا میں بھی اس کے مطابق ہی اس سے سلوک کروں گا۔

ھمام بن منبہ ایک سلسلہ رواۃ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ وہ احادیث ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں آنحضرت ﷺ کے واسطے سے بیان کی ہیں اور آنحضور ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اپنے بندہ سے اس کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ یہ وہی حدیث ہے جو میں ابھی پڑھ چکا ہوں "اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ"۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۳۱۵ مطبوعہ بیروت)

ایک روایت بخاری کتاب التوحید میں ہے حضرت وَاثِلہ بن اَسْقَعؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کہتا ہے کہ مَیں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اپنا آپ اس پر ظاہر کرتا ہوں۔ پس جیسا وہ میرے متعلق گمان کرے ایسا ہی میرا اس سے سلوک ہوتا ہے۔(بخاری، کتاب التوحید باب یحذرکم اللّٰہ نفسہ)

اب اس سلسلہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند حوالے میں آپ

کے سامنے رکھ رہاہوں۔ فرماتے ہیں: ”بہت سی بدیاں صرف بدظنّی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا۔ یہ بہت بُری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنّی کو دُور کرنے کے لئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے، نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔ یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے“۔

(الحکم۔ جلد ۱۰، نمبر ۲۲۔ صفحہ ۲۰۳۔ بتاریخ ۲۴؍جون ۱۹۰۶ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

”میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے۔ اکثر لوگوں میں بدظنّی کا مرض بڑھا ہوا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنّی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے بُرے خیال کرنے لگ جاتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لئے اول ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنّی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور انس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے“۔

”آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے“ کا مطلب ہے جب بھائی بھائی سے ملتے ہیں تو ایک جماعت بن جاتے ہیں اور کندھے ملا کے کھڑے ہونے میں بھی یہی حکمت ہے۔ یہ جو ارشاد ہے کہ آپس میں کندھے ملا کے جماعت میں کھڑے ہو اس میں بھی یہی حکمت پوشیدہ ہے کہ ایک بُنیانِ مرصوص کی طرح ہو جاؤ۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے۔ تم ایک دوسرے کو مضبوط کر رہے ہوتے ہو۔ ”اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے“۔

(ملفوظات جلد چہارم، جدید ایڈیشن، صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵)

پھر آپ فرماتے ہیں: ”مَیں سچ کہتا ہوں کہ بدظنّی بہت یہ بُری بلا ہے جو انسان کے اعمال کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دُور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے“۔

اکثر جو دشمنوں کے متعلق مجھے اطلاعیں ملتی ہیں وہ بدظنّی پر مبنی ہوتی ہیں۔ بہو ساس پر بدظنّی کر رہی ہے، ساس بہو پر بدظنّی کر رہی ہے اور بعض خود اپنے بچوں پر بدظنّی کر رہے ہوتے ہیں، بچے ماں باپ پر بدظنّی کر رہے ہوتے ہیں تو اگر بدظنّی کو رواج دیا جائے تو سارا معاشرہ پھٹ جاتا ہے۔ تو ایک جماعت ہونے کے لئے، ایک مٹھی کی طرح ایک ہو جانے کے لئے ضروری ہے کہ بدظنّی سے کلیۃً پرہیز کریں۔

بدظنّی کا مطلب کیا ہے آخر؟ ایک چیز جو مشاہدہ کی جائے، اپنی آنکھوں سے دیکھی جائے اس کے اوپر انسان کو یقین ہوتا ہے مگر بعض دفعہ ایسے حالات بھی ہوتے ہیں کہ اس یقین کے بدلہ میں انسان ایک گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بظاہر وہ ایک بات دیکھ رہا ہے لیکن درحقیقت وہ اور طرح ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک دفعہ ایک انسان دریا کے پاس سے گزر رہا تھا اس نے دیکھا کہ ایک آدمی ایک عورت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے اور اس نے ہاتھ میں بوتل پکڑی ہوئی ہے اور وہ کچھ پی رہا ہے تو یہ مشاہدہ تھا۔ بدظنّی یہ کی، اس نے سمجھا کہ یہ اس کی محبوبہ ہے اور بوتل میں شراب ہے۔ اب یہ سمجھ کر وہ آگے گزر گیا۔ اب مشاہدہ تو وہی رہے گا لیکن ظن کا فرق پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ اس نے بدظنّی کر کے یہی سمجھ لیا کہ بس یہ گندہ اور بے کار آدمی ہے۔ اس وقت زور سے طوفان آیا۔ اتفاق یہ ہوا کہ وہ دونوں جس کو وہ محبوبہ سمجھ رہا تھا وہ اور یہ شخص ایک ہی کشتی میں سوار ہوئے۔ بہت سخت طوفان آیا اور خطرہ یہ ہوا کہ کشتی کسی وقت بھی ڈوبی کہ ڈوبی۔ اتنے میں ملاح نے اعلان کر دیا کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ بہت سے آدمی ڈوبنے لگے تو وہ آدمی جس پر بدظنّی کی گئی تھی اس نے چھلانگ لگا کر چھ آدمیوں کو بچا لیا اور جو ساتواں ڈوب رہا تھا بدظنّی کرنے والے کو کہا کہ تم اب اس کو بچاؤ۔ میں ابھی دیکھ لیتا ہوں کہ تم کیسا ظن کرتے ہو۔ اور پھر ساتھ ہی بتایا کہ جس کو تم میری محبوبہ سمجھ رہے ہو اس کا پردہ اٹھا کے دیکھو میری ماں ہے اور میں اپنی ماں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ تو اب دیکھیں مشاہدہ اور بدظنّی میں کتنا فرق پڑ جاتا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بدظنّی کے خلاف بہت کچھ لکھا ہے اور احادیث اور بھی ہیں جن میں بدظنّی سے کئی طرح روکا گیا ہے۔ میں مضمون کو چھوٹا کرنے کی خاطر بہت سی احادیث اور اقتباسات کو چھوڑ رہا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ”مَیں سچ کہتا ہوں کہ بدظنّی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنّی سے بہت ہی بچے اور اگر کسی کی نسبت کوئی سُوءِ ظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرے تا کہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنّی کے پیچھے آنے والا ہے“۔

”معصیت اور اس کے برے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنّی کے پیچھے آنے والا ہے“۔ بدظنّی کے پیچھے اس کا برا نتیجہ ضرور نکلتا ہے اور انسان کو چاہئے کہ بدظنّی کرے ہی نہ تا کہ نہ کوئی گناہ میں مبتلا ہو نہ اس کا کوئی برا نتیجہ نکلے۔

”ساری عزتیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ دیکھو بہت سے ابرار اخیار دنیا میں گزرے ہیں۔ اگر وہ دنیادار ہوتے تو ان کے گزارے ادنیٰ درجہ کے ہوتے۔ ان کو کوئی پوچھتا بھی نہ۔ مگر وہ خدا کے لئے ہوئے اور خدا ساری دنیا کو ان کی طرف کھینچ لایا۔ خدا تعالیٰ پر سچا یقین رکھو اور بدظنّی نہ کرو۔ جب اس کی بدبختی سے خدا پر بدظنّی ہوتی ہے تو پھر نہ نماز درست ہوتی ہے، نہ روزہ، نہ صدقات“۔

اب یہ دیکھ لیں کہ بدظنّی کے نتیجہ میں، بظاہر انسان روز نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے سب چیزیں ضائع چلی جاتی ہیں کیونکہ وہ بدظن ہے۔ اور جو اللہ کے بندوں پر بدظن ہو اللہ اس کے اپنے متعلق ظن کو بھی خراب کر دیتا ہے اور رفتہ رفتہ انسان جنت سے نکل کر جہنم کے دروازے تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہی ہے جو اس کو وہاں سے بچا لے اور واپس پھیر دے“۔

فرماتے ہیں: ”بدظنّی ایمان کے درخت کو نشوونما نہیں ہونے دیتی“۔ ایمان کا درخت پلتا ہی نہیں ہے۔ وہ بڑا ہو تو انسان کے کچھ کام آئے۔ وہ ایسا ہے جیسے جڑوں میں بیماری لگ گئی ہو۔ ”بلکہ ایمان کا درخت یقین سے بڑھتا ہے“۔ (ملفوظات جلد سوم، جدید ایڈیشن، صفحہ ۶۴)

اور بدظنّی اور یقین میں بہت فرق ہے۔ بدظنّی کر کے یقین کو پھیلانا ہی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے اور اسے غیبت قرار دیا ہے۔ ایک دوست نے مجھے خط لکھا کہ غیبت کے خلاف خطبہ دیں کیونکہ لوگ غیبت کرتے ہیں اور آپ کے خلاف بھی باتیں کرتے ہیں۔ اگر آپ خطبہ دیں گے اور پھر اس شخص نے جس نے مجھ سے خلاف باتیں کی ہیں، اس نے توبہ نہ کی اور باز نہ آیا تو میں پھر اس کا نام لکھوں گا۔ تو اگلے خطبہ میں غیبت کی بات ہوگی مگر غیبت کے متعلق اتنا بتا دیتا ہوں کہ اس نے خود بھی غیبت کی ہے۔ مجھے کہہ رہا ہے غیبت کے خلاف خطبہ دیں اور آپ ایک شخص کے خلاف غیبت کر رہا ہے۔ اس کو چاہئے تھا کہ اس شخص کو نقل پیش کرے میرے خط کی یا اس کو مخاطب کر کے خط لکھتا اور اس کی نقل مجھے بھیجتا، کہتا کہ تم نے یہ غیبت کی ہے اور میں تمہیں سمجھا رہا ہوں کہ یہ بہت بری بات ہے اور تمہیں بتا کے اب میں یہ خلیفۃ المسیح کے سامنے معاملہ پیش کر رہا ہوں۔ تو بہت سی احتیاطوں کی ضرورت ہے، بدظنّی سے بھی بچیں اور غیبت سے بھی بچیں اور آئندہ جمعہ کو انشاء اللہ تعالیٰ میں غیبت کے متعلق زیادہ تفصیل سے روشنی ڈالوں گا۔

آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک اقتباس مَیں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

”شر بدظنّی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنّی مت کرو، اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو، اسی سے مدد مانگو۔ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں مومن کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں ہر میدان میں تیرے ساتھ ہوں اور وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کرتا ہے۔ جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنّی کرتا ہے“۔ جو اللہ کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنّی کرتا ہے۔

”جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنّی کرتا ہے“۔ اب یہ فقرہ ذرا وضاحت طلب ہے ورنہ اس کے سنتے وقت شاید غلط نہ سمجھ جائیں۔ ”وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے بدظنّی کرتا ہے“۔ جو اللہ سے بدظنّی کرتا ہے وہ اللہ سے بدظنّی کرنے والوں کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کند ہم جنس باہم جنس پرواز۔ جس قسم کے لوگ ہوں وہ اسی قسم کے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ اب آپ یہ نوٹ کریں گے کہ جماعت میں بھی منافق اور بدظنّی کرنے والے ایک گروہ ہو جاتے ہیں۔ اور ایک کو جان لو تو دوسرے کو پہچان لو گے۔ پس اس لحاظ سے جو بدظنّی کرتا ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں وہ اسی کی طرف رجوع کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ سے بددیانتی اور بدظنّی سے پیش آتا ہے۔

”اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنّی کرتا ہے مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے“۔ اب اس سے زیادہ بدظنّی کا برا نتیجہ اور کیا نکالا جا سکتا ہے۔ اس کے نتیجہ میں انسان شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ”جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے"۔ "در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے"۔

یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے عشق کو تبھی قبول کرتا ہے جب وہ در پردہ ہو، لوگوں کے دکھاوے کے لئے نہ ہو، جو عشق دکھایا جائے اس کو عشق نہیں کہا جاتا اس کو دکھاوا کہتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاک بندے ہمیشہ در پردہ عشق کرتے ہیں لیکن جب خدا ان کو مثال بنا کر دوسروں پر ان کی مثال ظاہر کرنا چاہے تو اللہ تعالیٰ اس عشق سے پردہ اٹھاتا ہے۔ اب وہ ستار بھی عجیب ہے۔ برائیوں پر پردے رکھتا ہے لیکن اپنے پیارے بندوں کے عشق سے خود ہی پردہ اٹھاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے متعلق ہم جو جانتے ہیں کہ کس قدر عشق تھا وہ ان حدیثوں سے جانتے ہیں جن حدیثوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے اپنا ذکر کرتے ہوئے بظاہر غیر کا ذکر کیا ہے۔ فرمایا خدا کا ایک بندہ ایسا تھا، خدا کا ایک بندہ ایسا تھا۔ اس طرح اللہ سے عشق کرتا تھا، اس طرح اس کو اللہ سے محبت تھی۔ اب یہ جو رسول اللہ ﷺ کا اظہار ہے یہ بنی نوع انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کی خاطر مجبوراً کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا۔ اور حقیقت میں جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت ہو وہ در پردہ ہی ہوتی ہے، ہر محبت ہی در پردہ ہوتی ہے۔ کون چاہتا ہے کہ میری محبت کے ڈھنڈورے پیٹے جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ سے محبت کو در پردہ رکھو۔ خدا تعالیٰ نے چاہا اور جس حد تک چاہا وہ آپ کی محبت کو دنیا پر روشن کر دے گا مگر آپ کے دکھاوے کے لئے نہیں۔ اس وجہ سے کہ تاکہ دوسرے لوگ بھی آپ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ سے محبت کریں۔

پھر فرماتے ہیں: "وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور در پردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے اور ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے"۔ خدا تعالیٰ کا چہرہ اس دنیا میں کیسے دیکھ لیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا چہرہ تو کوئی چہرہ ایسا نہیں ہے جو کسی وقت بھی اِس دنیا میں یا اُس دنیا میں دکھائی دے۔ اِس دنیا میں اس کے صفات کے تصور سے وہ چہرہ ظاہر ہوتا ہے۔ جتنا اس کے صفات پر یقین کامل ہو اسی قدر آپ خدا کے چہرہ کو دیکھتے ہیں۔ آپ سورۃ فاتحہ پڑھیں اس میں جو جو خدا تعالیٰ کی صفات بیان فرمائی گئی ہیں ان پر غور کریں تو آپ کو خدا کا چہرہ دکھائی دے دے گا۔ لیکن یہ صفات کا چہرہ ہے۔ مرنے کے بعد یہ صفات اور زیادہ قریب سے دیکھی جائیں گی۔ اور اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرنے کے بعد چار کی بجائے آٹھ فرشتے خدا کے عرش کو اٹھائے ہوں گے۔

یہ ایک لمبا تفصیلی مضمون ہے مگر مفہوم یہی ہے کہ قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ کی رؤیت جو ہے وہ روحانی طور پر زیادہ قریب کی صفات میں دکھائی جاوے گی جیسے آپ اس کے قریب ہو گئے ہیں تو اس لئے اللہ تعالیٰ کے وعدے تو ٹلتے نہیں وہ تو جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے مگر خدا تعالیٰ اس کو دنیا میں اپنا چہرہ دکھلا دیتا ہے اس کی صفات اس کے حق میں ظاہر ہونے لگ جاتی ہیں۔ اس کی دعائیں قبول ہونے لگ جاتی ہیں۔ اس میں وہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں جو اللہ سے پیار کرنے والوں کے دل میں پیدا ہوتی ہیں۔ "نور خدا مونہاں تے وسّے ولیاں ایہہ نشانی"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں کہ ان کا نورِ خدا ان کے چہروں پر برستا ہے یہ ان کی نشانی ہے۔

پھر فرماتے ہیں "اپنے انعامات اُس پر نازل کرتا ہے"۔ اب انعام سے مراد دراصل بنیادی طور پر وحی ہے۔ ویسے بھی اللہ کے بہت سے انعام ہوتے ہیں لیکن قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ سچا اور حقیقی انعام وحی کی صورت میں نازل ہوتا ہے۔ فرمایا "اور اس کو تسلی بخشتا ہے"۔ جب تسلی بخشتا ہے تو دراصل یہ وحی کے ذریعہ بخشتا ہے۔ "اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے"۔ (ملفوظات جلد چہارم، جدید ایڈیشن، صفحہ ۳۶،۳۵)

پس ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ میں کوئی بے وفا، غدار نہ پیدا کرے۔ ان تمام نصیحتوں پر عمل کریں تو انشاء اللہ آپ بھی خدا کا چہرہ دیکھ سکیں گے۔

احترام والدین کا عالمی منشور

اسلام ایک ایسا فطری مذہب ہے کہ اس نے والدین کی عزت کے معاملہ کو انسانی بنیاد پر عالمگیر بنا دیا ہے۔ اور صرف اپنے والدین نہیں دوسروں کے والدین کی عزت کو بھی قائم کیا ہے اور چونکہ انسانوں کی بھاری اکثریت والدین بنتی ہے اس لئے درحقیقت اس حکم کے ذریعہ دین نے عالمی صلح و امن کے لئے عظیم الشان بنیادیں قائم کر دی ہیں۔

حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ایک بہت بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے۔ حضور سے عرض کیا گیا کہ کوئی شخص اپنے والدین پر کس طرح لعنت کر سکتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا جب کوئی شخص دوسرے کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کے والد کو گالی دیتا ہے اور جب کوئی کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ جواباً اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔ (اس طرح آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دینے والا بن جاتا ہے)

(بخاری کتاب الادب باب لایسب الرجل والدہ)

بقیہ: محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب آف بوپڑہ ضلع گوجرانوالہ از صفحہ نمبر ۱۲

نے بیعت کرتے وقت مجھ سے مشورہ نہیں کیا لیکن اب ایک بات کا خیال رکھنا کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس علاقہ میں جو عزت دی ہے وہ میرے چند اصولوں کی وجہ سے ہے جو میں نے اپنی زندگی میں اپنائے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ جب ہم دنیاوی امور میں سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ کر لیتے ہیں مثلاً سیاسی طور پر کسی کی حمایت کا وعدہ کر لیتے ہیں تو پھر اس سے کبھی پیچھے نہیں ہٹے بے شک حالات کچھ بھی ہوں۔ چونکہ یہ میری اپنی زندگی کا ایک اصول ہے اس لئے اب میں یہی چاہوں گا کہ اگر آپ احمدی ہو ہی گئے ہیں تو اپنے اس عہد پر پکے رہنا۔ چاہے کچھ بھی ہو جائے اور حالات جیسے بھی ہوں اب پیچھے ہرگز نہیں ہٹنا کیونکہ میں یہ بات برداشت نہیں کر سکتا کہ لوگ کہیں کہ حاجی کا بیٹا آج احمدی ہو گیا ہے، کل اہل حدیث میں چلا گیا ہے اور پرسوں سنی ہو گیا ہے۔ اب ہر صورت میں احمدیت پر قائم رہنا۔

اس کے بعد میرے ساتھ مخالفت کے جو بھی حالات پیدا ہوئے، مجھے قتل کی دھمکیاں دی گئیں، میرے اپنے عزیزوں نے مجھے جائیداد سے عاق کروانے کی کوششیں کیں لیکن مجھے قطعاً کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑا کیونکہ مجھے ہر موڑ پر محترم والد صاحب کا تعاون حاصل رہا۔ اس کے نتیجہ میں میری تمام دعاؤں کا رخ والد صاحب کے احمدی ہو جانے کی طرف ہو گیا۔ میں خود بھی زور شور سے دعا کرتا رہا اور حضور انور کے علاوہ دیگر بزرگان سلسلہ کو بھی دعا کے لئے لکھتا رہا۔ اس دوران مجھے حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری سمیت والد صاحب کے ان دوستوں کی جو احمدی تھے یہی نصیحت تھی کہ آپ نے خود انہیں نہیں کہنا۔ بس ایک بار انہیں ربوہ لے آؤ۔

اس دوران جب میری مخالفت بڑھنے لگی تو والد صاحب کے ذاتی دوستوں میں سے چوٹی کے اہل حدیث علماء ہمارے گاؤں تشریف لاتے رہے۔ گوجرانوالہ، شیخوپورہ، لاہور کے ان علماء میں حافظ عبدالقادر روپڑی، محمد اسماعیل صاحب اور محمد حسین صاحب آف شیخوپورہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ احمدیت کے خلاف خوب زور شور سے تقریریں ہوتیں۔ تقریباً ہر ماہ باقاعدگی سے بلکہ بعض اوقات ایک ماہ میں دو بار بھی ان کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ مگر والد صاحب کے مطمئن کرنے والی کوئی دلیل پیش نہ کر سکے اور فتوے لگاتے رہے۔

چنانچہ اس دوران خاکسار نے حکیم علی احمد صاحب معلم اصلاح وارشاد جو اباجی کے ننھیال موضع بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ میں تعینات تھے، سے عرض کی کہ وہ ہمارے گاؤں آ جائیں اور والد صاحب کو اپنے ساتھ انصار اللہ کے اجتماع پر ربوہ لے جائیں۔ وہ حسب پروگرام ہمارے گاؤں تشریف لے آئے اور میں نے بڑی مشکل سے اباجی کو ربوہ جانے پر آمادہ کیا۔

جب یہ دونوں بزرگ سکھیکی پہنچے تو نماز کا وقت آ گیا۔ اباجی نے حکیم صاحب سے کہا حکیم صاحب نماز پڑھ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک گھنٹہ میں ہم انشاء اللہ ربوہ پہنچ جائیں گے اور وہاں مرکز میں جا کر نماز کی ادائیگی ہو جائے گی۔ اباجی نے حکیم صاحب کا یہ جواب سن کر اللہ اکبر کہا اور نماز شروع کر دی کہ آپ کو شاید علم ہو گا کہ آپ نے یقیناً زندہ سلامت ربوہ تک پہنچ جانا ہے مگر مجھے تو اپنی زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔

اباجی ربوہ پہنچے۔ وہ وضع قطع کے اعتبار سے بہت وجیہہ انسان تھے۔ انتہائی خوبصورت چہرہ، بھاری بھرکم جسم، لمبی داڑھی اور ہاتھ میں چھڑی۔ غرض ہزاروں کے مجمع میں ان کی شخصیت انتہائی بارعب اور پروقار ہوا کرتی تھی۔ اجتماع میں بھی ہر شخص یہی پوچھتا رہا کہ محترم کوئی پیر ہیں یا عالم دین۔ بہرحال اجتماع کے دوران ہی آپ پر احمدیت کی صداقت آشکار ہو چکی تھی۔ اجتماع کے آخری روز حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب، جن کو محترم حکیم صاحب حاجی صاحب کا سکھیکی کا نماز والا واقعہ اور مکالمہ سنا چکے تھے، نے والد صاحب سے کہا کہ مجھے حکیم صاحب نے سکھیکی والی بات بتائی ہے۔ اب یہاں قیام کے دوران جب آپ پر تمام حقیقت واضح ہو چکی ہے تو کیا اب آپ کو زندگی کا اعتبار ہے؟ والد صاحب نے فوراً کہا بیعت فارم لاؤ میں ابھی بیعت کرتا ہوں۔ چنانچہ ۵۳ سال کی عمر میں بیعت کر کے خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

بیعت کرنے کے بعد جب واپس گاؤں پہنچے تو ابتلاء کا دور شروع ہو گیا۔ عام لوگوں کی طرف سے بائیکاٹ کے علاوہ ہماری والدہ محترمہ بھی والد صاحب کا گھر چھوڑ کر اپنے میکے چلی گئیں۔ میرے چھوٹے بھائی کی عمر اس وقت صرف دو سال تھی اور اس طرح مشکلات و مصائب اور مخالفت کا ایک لمبا دور شروع ہوا۔ علاقہ کے تمام بااثر لوگوں اور علماء نے کہنا شروع کر دیا کہ یوں تو حاجی صاحب بہت زیرک، شریف النفس اور اللہ والے بندے تھے لیکن اب نہ جانے کیوں ان کے دماغ میں فتور آ گیا ہے جو یہ احمدی ہو گئے ہیں۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد وہ ہر ایک موقع پر ایک سچے اور صحیح داعی الی اللہ کے طور پر اپنے فرائض ادا کرنے لگے۔ ان کی دنیا ہی بدل گئی۔ "چوہدر" ختم کر دی اور لوگوں کے فیصلوں اور معاملات میں از خود ہی دخل دینا بند کر دیا۔ لیکن پھر بھی علاقہ کے اکثر لوگ اپنے جھگڑوں کے فیصلوں کے لئے آپ ہی کی طرف رجوع کرتے۔ ایسے تمام لوگوں کو آپ یہی کہتے تھے کہ اگر آپ اب بھی مجھے اچھا سمجھتے ہیں تو پھر میرے پیچھے آؤ اور سچ کو تسلیم کرتے ہوئے احمدیت قبول کر لو۔ (بشکریہ: روزنامہ الفضل ربوہ

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

مشفق و مہربان ہستی

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہؓ

(زبیدہ نسیم بیدی۔فرینکفرٹ جرمنی)

"حضرت ام مظفر احمد صاحبہؓ" کا یہ معمول تھا کہ آپؓ فجر کی نماز کے لئے بیدار ہوتیں، نماز کے بعد ہمیشہ تلاوت قرآن مجید کرتیں۔ آپؓ کے دل میں خدا اور اس کے کلام پاک کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ آپؓ عاشق رسول تھیں اور آپؓ نہ صرف صحابیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھیں بلکہ آپؓ کو حضرت اقدس علیہ السلام کے فرزند جلیل حضرت قمرالانبیاءؓ کی حرم محترم ہونے کا بھی شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح آپ کے اپنی دوستوں (جن میں سے اکثر صحابیہ تھیں) کے ساتھ گہرے تعلقات تھے۔ آپؓ عموماً ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ اور صحابیات رضوان اللہ علیہم کے بارہ میں مختلف واقعات سنایا کرتی تھیں۔ دن رات یہ قیمتی نصائح سننے سے بہت سکون ملتا تھا اور آپؓ کی صحبت مبارکہ میں رہتے ہوئے اور ان ایمان افروز واقعات کو سنتے ہوئے میرا ایمان بھی روز بروز تازہ ہوتا رہتا۔

جب میں سکول کو جاتی تو آپؓ اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو سلام کر کے جایا کرتی تھی اور واپسی پر بھی اسی طرح درجہ بدرجہ سلام عرض کرتی اور یوں آتے جاتے آپؓ کی دعائیں حاصل کرتے۔ ہماری تعلیم و تربیت چونکہ آپؓ کے ہاتھوں ہو رہی تھی اس لئے سب ہماری بہترین تربیت کے لئے کوشاں رہتے۔ آپ کے دروازے غریبوں، مسکینوں اور حاجت مندوں کے لئے ہر وقت کھلے رہتے تھے اور آپ نے بعض ضرورت مند خواتین کے وظائف بھی مقرر کر رکھے تھے اور اگر وہ کسی وجہ سے نہ آسکتیں تو یہ وظائف ان کے گھر بھجوا دیتیں۔

بیماروں کی تیمارداری کرنا اپنا فرض اولین خیال فرماتیں۔ بسا اوقات تو ایسا ہوتا کہ ان کی بیماری کے تمام اخراجات خود برداشت کرتیں۔ ایک کمزور اور غریب عورت تھی جو ٹی بی کی مریضہ تھی۔ آپؓ نے اس کو بھی اپنے گھر میں رکھا ہوا تھا اور اس کے علاج معالجہ کے تمام اخراجات خندہ پیشانی سے برداشت کئے اور ڈاکٹروں نے جیسا کھانا تجویز کیا ویسے ہی کھانے کا انتظام فرمایا اور ساتھ ہی دودھ اور پھل وغیرہ بھی اور اس کی صحت پر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ ایک غریب اور نحیف اور کمزور جان کو نئی زندگی نصیب ہوئی۔ اسی طرح ایک لڑکی آپؓ کے پاس رہتی تھی۔ شادی کے بعد اسے کوئی سخت بیماری ہو گئی تو وہ روتی پیٹتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپؓ نے اسے تو تسلی دی لیکن خود گھبراہٹ کا شکار ہو گئیں۔ فوراً اس کے علاج کا انتظام فرمایا۔ آپؓ کی ہمدردانہ دعاؤں سے خدا تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جلد ہی اسے آرام آگیا اور یوں وہ آپؓ کی پاکیزہ دعائیں لیتی ہوئی اپنے گھر سدھاری۔

جماعت کے ساتھ آپ کا بہت گہرا تعلق تھا۔ چندہ ہمیشہ وقت پر ادا کرتیں اور اکثر چندے کی رقم اپنے سرہانے رکھ لیا کرتی تھیں اور یوں ہمیں بھی چندہ بروقت ادا کرنے کی عادت پڑی۔ رمضان المبارک کے آغاز سے قبل ہی آپؓ بہت سی خواتین کو یہ کہلا بھیجا کرتی تھیں کہ افطاری میرے گھر کریں۔ اسی طرح بہت سے لوگوں کے روزے رکھواتیں۔ چنانچہ روزانہ ہی بہت سے لوگوں کی سحری تیار ہوتی اور پھر افطاری بھی۔ افطاری کے وقت عام کھانے کے علاوہ مختلف موسمی پھل اور خصوصاً کھجور بھی مہیا کرواتیں۔ سردیوں اور گرمیوں کے موسم کے مطابق گرم گرم چائے یا مشروبات کا اہتمام کرواتیں یعنی آپ بے حد مہمان نواز تھیں۔ سردیوں میں نمازوں کے وقت سب کمرے یا برآمدے نمازیوں سے پُر رونق ہو جاتے اور گرمی کے موسم میں باہر صحن میں نمازیوں کا پُر کیف اور روح پرور سماں دیکھتے۔ یوں محسوس ہوتا کہ فرشتے زمین پر اتر آئے ہیں اور ہر طرف خدا کی حمد و ثنا کے گیت گائے جا رہے ہیں۔ لہٰذا آپؓ کی تقلید میں میری نمازوں میں دلچسپی اور قرآن مجید سے محبت بڑھنے لگی۔ رمضان شریف میں آپؓ ہمیں باقاعدگی سے مسجد مبارک میں تراویح کے لئے بھجواتیں۔ دوپہر کو اسی مسجد مبارک میں روزانہ تقریباً ایک پارہ قرآن مجید کا درس بھی سنتے۔ الغرض میں نے بہت ہی روح پرور ماحول میں اپنی زندگی کے دن گزارے ہیں جو کبھی بھی بھلائے نہیں جاسکتے۔

آپؓ کی لمبی بیماری کے دوران آپؓ کی تمام اولاد اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر وقت آپؓ کی خدمت اور تیمارداری کے لئے تیار رہتے۔ حضرت صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اپنی چچی جان محترمہ حضرت امّ مظفر احمد صاحبہ کو روزانہ دیکھنے کے لئے تشریف لاتے اور آپ کی تیمارداری اور علاج کے لئے کبھی بھی انہوں نے سردی گرمی، بارش یا آندھی کی پرواہ نہیں کی۔ ہم سب کے لئے ایسی بے لوث خدمت کا یہ قابل ستائش واقعہ قابل قدر اور قابل تقلید ہے۔ حضرت امّ مظفر احمد صاحبہؓ بھی حضرت صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی اس عقیدت کو بہت سراہتیں اور انہیں بیحد دعاؤں سے نوازا کرتی تھیں اور خدا کا شکر ادا کیا کرتی تھیں۔ ایک دفعہ سردیوں کا موسم تھا اور ربوہ میں ان دنوں سخت سردی کی ایک لہر آئی ہوئی تھی کہ آپؓ بیمار پڑ گئیں۔ ان دنوں آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب اور آپ کی زوجہ محترمہ صاحبزادی بی بی امتہ القیوم صاحبہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ کی بیماری کے دوران انہوں نے بہت خدمت کی۔ اپنے ہاتھ سے چیزیں بنا کر دیتیں اور دوائیں تیار کر کے دیتیں۔ الغرض بہت ہی خیال رکھا۔ آپ نے بھی تندرست ہونے پر ان کی خدمت کو بہت سراہا۔ اس واقعہ کو ابھی چند دن ہی گزرے تھے کہ اتفاقاً میں بھی بیمار ہو گئی۔ حضرت سیدہ امّ مظفر احمد صاحبہؓ اپنی بیماری کی تکلیف بھول کر میری فکر کرنے لگیں۔ اپنے کمرہ سے بجلی کا ہیٹر اٹھوا کر میرے پاس بھیج دیا۔ اس کے علاوہ بھی کبھی ایک دوا بھجواتیں کبھی دوسری، پھر جب تک ٹھیک نہیں ہو گئی آپ کی فکر نہیں گئی۔ آج جب وہ سب واقعات یاد آتے ہیں تو دل کی گہرائیوں سے بے اختیار دعائیں نکلتی ہیں۔ اس لئے اگر میں یہ کہوں کہ میں اپنے ماں باپ سے زیادہ آپؓ سے محبت کرتی ہوں تو بیجا نہیں۔ صدقہ و خیرات، غریبوں سے حسن سلوک، یتیم بچوں کی پرورش، ان کی تعلیم و تربیت، بیواؤں کی دادرسی، معذوروں کا خیال یہ سب ایسے اعمال صالحہ ہیں جو کہ خاندان مبارکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خاصہ ہیں۔ اور یہ تمام پاکیزہ اعمال صالحہ حضرت اُمّ مظفر احمد صاحبہؓ میں بدرجہ اتم موجود تھے کہ جن کی بدولت آپؓ جیسی بابرکت اور عظیم ہستی کا حسن اخلاق نکھر کر سامنے آجاتا ہے۔

خدا کے فضل سے آپ کو بہت سی لڑکیوں کی شادی کروانے کا موقع بھی ملا۔ آپ نے ان کا جہیز تیار کروا کر دیا۔ ضروریات زندگی کی بقیہ چیزیں خرید کر دیں اور سب سے بڑھ کر اپنی پاکیزہ دعاؤں کے ساتھ انہیں رخصت فرمایا۔ شادی کے بعد انہیں دوبارہ ملنے کی تاکید فرماتیں کہ اپنا گھر ہے ضرور آنا۔ پھر بعد میں آنے پر ان کی دعوت کرتیں اور تحفتاً انہیں کوئی نہ کوئی چیز ضرور دیتیں۔ اگر کسی کو شادی کے بعد کوئی تکلیف ہوتی تو آپ اس کے گھر سے پتہ کرواتیں کہ اس تکلیف کی وجہ کیا ہے اور ان کی ضروریات کو پورا کرتیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں آپؓ کو ان بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا وہیں قدرت نے آپؓ کو وافر حسن سے بھی مالا مال کیا تھا لیکن آپ کی انگنت خوبیوں اور پاکیزہ اور قابل تقلید اعمال صالحہ نے آپ کے حسن کو مزید چار چاند لگا دئے تھے۔

آپ کے ہم پر بے حد احسانات ہیں کہ جن کے لئے ہم جتنا بھی شکریہ ادا کریں اتنا ہی کم ہے کہ ہماری تعلیم و تربیت نہایت پاکیزہ اور ایک ایسے نیک ماحول میں ہوئی جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھرانے کا طرہ امتیاز ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ ہمارا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا یعنی ہر کام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سایہ شفقت میں ہوا۔ ہماری والدہ صاحبہ کی دلجوئی کے لئے ہمارے اکلوتے بھائی کو متبنیٰ بنا لیا تھا۔ اس گھر میں ہمیں ہر خوشی میسر تھی۔ آپ کی بے پایاں شفقت کا اظہار حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے الفاظ میں یہاں لکھتے ہوئے اپنی سعادت خیال کرتی ہوں کہ "آپ ہمیں اپنے نواسے نواسیوں کی طرح سمجھتی تھیں"۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنی بے شمار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

ٹریول کی دنیا میں ایک نام
KMAS TRAVEL
پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ
پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں
پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔
Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں
رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود
KMAS Travel Darmstadt . Germany
Tel: 06150-866391 Fax: 06150-866394
Mobile: 0170-5534658

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

ری پبلک آف آئس لینڈ کا تعارف
اور اس میں احمدیت کی تبلیغ

(رشید احمد چوھدری)

کہا جاتا ہے کہ چھٹی صدی عیسوی میں ایک آئرش راہب چمڑے سے منڈھی ہوئی کشتی میں سوار ہو کر آئس لینڈ آیا اور وہاں آتش فشاں پہاڑوں کو ابلتا دیکھ کر اس نے کہا کہ "آئس لینڈ جہنم کا دروازہ ہے"۔

اس کے بعد وائی کنگز (Vikings) یعنی سکینڈے نیوین ملکوں کے بحری قزاقوں نے ادھر کا رخ کیا اور جس جگہ وہ ساحل سمندر پر اترے اس کا نام "رِکیاوِک" رکھا جس کا مطلب ہے دُھواں دار خلیج یعنی وہ جگہ جہاں ہر وقت دھواں اور بھاپ اٹھتی رہتی ہے۔ مگر آج اس شہر میں دھوئیں کا نام و نشان تک نہیں، ساری فضا دھویں سے پاک ہے۔

آئس لینڈ گرم پانی کے چشموں، آبشاروں اور ابلتے ہوئے کیچڑ کی وجہ سے مشہور ہے۔ یہاں زندہ آتش فشاں پہاڑ وقفے وقفے سے لاوا اُگلتے رہتے ہیں اور چمکتا ہوا لاوا جب بنجر پہاڑوں سے نیچے لڑھکتا ہے تو اس سے کثیر مقدار میں بھاپ اٹھتی ہے۔

محل وقوع و طرز معاشرت

آئس لینڈ کا جزیرہ یورپ کے انتہائی شمال میں واقع ہے۔ گویہ Arctic Circle سے باہر ہے تاہم اس کا اکثر حصہ برف سے ڈھکا رہتا ہے۔ اس کا کل رقبہ ایک لاکھ تین ہزار مربع کلومیٹر ہے اور آبادی

آئس لینڈ کے دارالحکومت 'رکیاوِک' کی ڈپٹی میئر کے ساتھ
مکرم عطاء المجیب صاحب راشد اور مکرم ابراہیم احمد نونن صاحب

دو لاکھ بہتر ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ رقبہ کے اعتبار سے آئس لینڈ یورپ کا دوسرا بڑا جزیرہ ہے۔ اس ملک میں ۹۷ فیصد مقامی باشندے رہتے ہیں جو آئس لینڈر کہلاتے ہیں۔ مقامی زبان آئس لینڈک (Icelandic) ہے لیکن انگریزی اور جرمن زبانیں یہاں بخوبی سمجھی جاتی ہیں۔ ملک کا سرکاری مذہب عیسائیت ہے۔ ۹۵ فیصد آبادی عیسائیت کی Evengelical Lutheran شاخ سے تعلق رکھتی ہے۔ جبکہ تین فیصد دیگر پروٹسٹنٹ فرقوں پر مشتمل ہے اور ایک فیصد رومن کیتھولک ہیں۔ ملک میں شرح خواندگی ۹ء۹۹ فیصد ہے۔ آئس لینڈ کے لوگ کتابوں کے بہت دلدادہ ہیں۔ شوق مطالعہ کے لحاظ سے آئس لینڈ کے لوگ دنیا بھر میں مشہور ہیں۔ ملک کا دارالخلافہ رِکیاوِک ہے جس کی آبادی ایک لاکھ ۷۰ ہزار بتائی جاتی ہے۔ آئس لینڈ جمہوری ریپبلک ہے۔ یورپ کے اس ملک کی پارلیمنٹ دنیا کی قدیم ترین پارلیمنٹ بتائی جاتی ہے جس کا ابتدائی اجلاس 930AD میں ہوا تھا۔ اس ملک میں مردوں کی اوسط عمر ۷۴ سال اور عورتوں کی اوسط عمر ۸۰ سال ہے۔ ملک کی کرنسی کرونا کہلاتی ہے۔ موجودہ ریٹ کے مطابق ایک پاؤنڈ کے عوض ۱۰۵ اور ایک ڈالر کے عوض ۶۵ کرونے آتے ہیں۔ خرید و فروخت کے لئے کریڈٹ کارڈ اکثر استعمال کئے جاتے ہیں۔ اس ملک میں بیرون یا دیگر خدمتگاروں کو ٹپ دینے کا رواج نہیں ہے۔ عمومی طور پر ملک میں ہر چیز دیگر یورپین ملکوں کی نسبت بہت مہنگی ہے۔ پٹرول کی قیمت پانچ پاؤنڈ فی گیلن ہے۔ کاروں پر روڈ ٹیکس ۲۵۰۰ پاؤنڈ سالانہ ہے۔ ملک میں ٹیکسوں کی بھرمار ہے۔ کاروں پر امپورٹ ڈیوٹی ۹۰ فیصد ہے اور VAT کی شرح ۲۴ فیصد ہے۔ ہر شہری کو آمدنی پر ۳۶ فیصد ٹیکس دینا پڑتا ہے۔

ملک کی زیادہ تر پیداوار مچھلی اور مچھلی سے بنی ہوئی چیزیں ہیں۔ گو ملک کا پانچ فیصد طبقہ ماہی گیر ہے تاہم ملک کی ۷۰ فیصد آمدنی ماہی گیری سے ہوتی ہے۔

ملک کے اکثر باشندے اپنا شجرۂ نسب زمانہ وسطی تک جانتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ آئس لینڈ کی سوسائٹی دوسرے ممالک سے بالکل الگ تھلگ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ یہاں چرچ میں ہر خاندان کا تفصیلی ریکارڈ محفوظ رکھا جاتا ہے۔

آئس لینڈ میں Surname رکھنے کا رواج نہیں۔ فون کی کتاب میں نام کا ابتدائی حصہ اور پیشہ درج ہوتا ہے۔ کسی شخص کا دوسرا نام اس کے باپ کے نام کا پہلا حصہ ہوتا ہے جس کے ساتھ لفظ Son یا Daughter لگا دیا جاتا ہے۔ ملک کے صدر کا نام بھی فون بک میں درج ہے جسے آسانی سے فون کیا جا سکتا ہے۔ آئس لینڈ میں جرائم نہ ہونے کے برابر ہیں۔ ملٹری کا کوئی وجود نہیں۔ ملک میں ایک چھوٹی سے جیل ہے۔

آئس لینڈ کے وسطی حصہ میں کوئی آبادی

آئس لینڈ کے ایک یونیورسٹی طالب علم بڑی توجہ سے تبلیغی گفتگو سن رہے ہیں

نہیں ہے۔ برف سے اَٹے اس علاقہ میں ناسا (NASA) اپنے خلابازوں کو ٹریننگ دیتی ہے تاکہ وہ دوسرے سیاروں میں ایسی آب و ہوا کا ٹسٹ کر سکیں۔ ملک میں تقریباً ۱۰۰ آتش فشاں پہاڑ ہیں جو گرم لاوا اور گندھک اگلتے رہتے ہیں۔

ملک میں باوجود شدید برف باری کے 'رِکیاوِک' کی ائیرپورٹ کبھی بند نہیں ہوتی اور ہوائی جہازوں کی آمدورفت میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوتا۔ رِکیاوِک کے ایک طرف بحر اوقیانوس ہے۔ اس طرف ساحل کے ساتھ ساتھ آبادی بھی ہے جبکہ دوسری طرف برف سے اَٹے ہوئے وسیع میدان، پہاڑ، گلیشئر، گرم پانی کے چشمے اور آبشاریں ہیں۔

ملک کا نصف حصہ سطح سمندر سے ۴۰۰ میٹر بلند ہے اور سب سے اونچا حصہ -Hvannadal shnukur کہلاتا ہے جو سطح سمندر سے ۲۱۱۹ میٹر بلند ہے۔

سال میں جولائی اور اگست کے مہینے نسبتاً گرم ہوتے ہیں۔ آئس لینڈ کے قدیم باشندے آئرش راہب تھے۔ نویں صدی تک صرف وہی اس ملک میں رہتے تھے بعد میں ناروے وغیرہ سے لوگ آکر یہاں آباد ہوگئے۔ لوگوں کا پیشہ مچھلی پکڑنا او بھیڑیں پالنا ہے۔ آئس لینڈ کے لوگ گھوڑے بھی شوق سے پالتے ہیں اور دُور دراز بستیوں میں رہنے والے لوگ اکثر گھوڑوں پر سوار ہو کر ہی اپنے رشتہ داروں سے ملنے جاتے ہیں۔ شہروں میں ہوٹل خصوصی طور پر موسم گرما میں پوری طرح بک ہوتے ہیں۔

رِکیاوِک شہر دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پرانے شہر میں بے شمار تفریحی مقامات ہیں مثلاً پارک، جھیلیں، مارکیٹ اور عجائب گھر وغیرہ۔ اگر کسی کو ناروے کے قدیم کلچر کا مشاہدہ کرنا ہو تو نیشنل میوزیم کو دیکھنا از حد ضروری ہے جہاں مذہبی تبرکات اور زمانہ قدیم کے جنگی آلات محفوظ رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ قدیم زمانے کی کشتیاں، آلات زراعت وغیرہ بھی قابل دید ہیں۔

نیا رِکیاوِک شہر پرانے شہر سے مشرق کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس میں ایک چرچ واقع ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔ اس چرچ کی تعمیر ۱۹۴۰ء میں شروع ہوئی اور ۱۹۷۴ء میں ختم ہوئی۔ اس کا نام آئس لینڈ کے مشہور شاعر Hallgrimur Petursson کے نام پر رکھا گیا ہے۔ بہت اونچی عمارت ہے جس کا مینار ۷۵ میٹر بلند ہے جس میں لفٹ لگی ہوئی ہے۔ اوپر چڑھ کر سارے شہر کا نظارہ کیا جا سکتا ہے۔ چرچ کے لان میں آئس لینڈ کے فرزند Leif Eriksson کا مجسمہ ہے۔ اس کے قریب ہی ایک مشہور تھیٹر ہے جس میں آتش فشاں کا شو سیاحوں میں بہت مقبول ہے۔ لوگ مشہور تاریخی آتش فشاں پھٹنے کے نظاروں کو جن کی کمال تکنیک سے فلم بندی کی گئی ہے بڑے شوق سے دیکھنے آتے ہیں۔

احمدیت کی ابتداء

۱۹۸۷ء میں آئس لینڈ کا ایک ۲۵ سالہ نوجوان R. Gissurarson پی ایچ ڈی کی تعلیم کے سلسلہ میں ایڈنبرا (سکاٹ لینڈ) آیا۔ یہاں ایک انڈونیشین احمدی خاتون کی کوششوں سے اس نے احمدیت قبول کر لی اور اس کا اسلامی نام لطف الرحمٰن رکھا گیا۔ تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ واپس آئس لینڈ چلا گیا اور اس کے بعد اس سے کوئی رابطہ نہ رہا۔

آئس لینڈ میں احمدیت کے قیام کی کوشش

آئس لینڈ میں احمدیت کے قیام کی ذمہ داری جماعت احمدیہ یو۔کے۔ پر ڈالی گئی تھی۔ اس لئے حضور انور ایدہ اللہ کی ہدایت پر وکالت تبشیر لندن

نے جماعت احمدیہ یو۔کے۔ کو اس طرف متوجہ کیا کہ وہ ڈاکٹر لطف الرحمٰن سے رابطہ بحال کرنے کی کوشش کرے اور آئس لینڈ میں تبلیغی وفد بھجوائے۔ چنانچہ ڈاکٹر لطف الرحمٰن کے بیعت فارم پر سے ان کا پتہ حاصل کر کے انہیں خط لکھا گیا۔ اس دوران مکرم امیر صاحب کی نگرانی میں آئس لینڈ میں تبلیغی دورہ کے انتظامات بھی کئے گئے۔ مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام مسجد فضل لندن اور مکرم ابراہیم نونن صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے۔ کو اس دورہ کے لئے منتخب کیا گیا۔ چنانچہ یہ دونوں مورخہ ۲۴ مئی ۲۰۰۰ء کو آئس لینڈ کے ہوائی اڈہ Ke flavik پہنچے۔ ان کے قیام کا انتظام ائرپورٹ سے تقریباً چالیس میل دور ایک گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا اور ان کے دورہ کی اطلاع مکرم ڈاکٹر لطف الرحمٰن صاحب کو بھی کر دی گئی۔ مکرم ڈاکٹر صاحب اگلے دن گیسٹ ہاؤس آئے اور دونوں کو خوش آمدید کہا۔ وہ ایک معروف بجلی کی کمپنی کے لئے کام کرتے ہیں اور ان کا شمار شہر کی معزز ہستیوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے مکرم امام صاحب اور مکرم نونن صاحب کو اپنے گھر مدعو کیا اور اپنی فیملی سے ملایا۔ ان کی اہلیہ عیسائی خیالات کی ہیں اور ان کے دو بچے ہیں۔

لٹریچر کی تقسیم

اگلے دن شہر میں لٹریچر کی تقسیم کا پروگرام بنایا گیا اور سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر لٹریچر کی تقسیم شروع کی۔ یہ سلسلہ دوسرے دن بھی جاری رہا۔ لوگوں کی اکثریت نے بڑے شوق سے اسلامی لٹریچر قبول کیا۔ اس طرح سینکڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

یونیورسٹی کے اجلاس میں شرکت

شہر میں تقسیم لٹریچر کے دوران معلوم ہوا کہ یونیورسٹی میں ایک مذہبی تقریب منعقد ہونے والی ہے جہاں مختلف مذاہب کے نمائندے تقاریر کریں گے۔ یہ تبلیغ کا ایک سنہری موقع تھا۔ چنانچہ اس موقع پر یونیورسٹی کی عمارت میں کتب کی نمائش کا انتظام کیا گیا۔ مفت لٹریچر تقسیم کیا گیا اور یونیورسٹی کے اساتذہ اور طلباء سے تبادلہ خیالات ہوا اور انہیں اسلام سے متعارف کرایا گیا۔

MORGUNBLAÐIÐ LAUGARDAGUR 3. JÚNÍ 2000 35
ERLENT
„Full þörf fyrir mosku á Íslandi“

اس موقع پر ایک عراقی مسلمان رحیم نامی سے بھی ملاقات ہوئی۔ رحیم اور اس کی بہن اسی یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ رحیم نے احمدیہ لٹریچر میں کافی دلچسپی۔ ان کے ساتھ دو تبلیغی نشستیں منعقد ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کے بہت قریب آگئے ہیں۔ احباب سے ان کی جلد احمدیت کے نور سے منور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ڈپٹی میئر سے ملاقات

اس تبلیغی وفد کو شہر کی جن معزز ہستیوں سے ملنے کا موقع ملا ان میں سے ایک دارالحکومت کی ڈپٹی میئر ہیں۔ یہ حالات حاضرہ پر بڑا وسیع علم رکھنے والی خاتون ہیں۔ ان سے جماعت کا تعارف کرایا گیا اور اپنی آمد کا مقصد بتلایا۔ کئی ایک مسائل پر گفتگو ہوئی۔ اسلام میں عورت کے مقام کے بارہ میں ان کے سوالات کے جواب دیئے گئے۔ انہیں بتایا گیا کہ دورہ کا مقصد یہاں جماعت احمدیہ کا قیام اور مسجد کی تعمیر ہے۔ عیسائیت کے بارہ میں احمدیت کا نقطہ نظر سمجھایا گیا اور ان کی خدمت میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر پیش کیا گیا۔

نیشنل ریڈیو اور ٹی وی پر اسلام کا تعارف

لندن سے روانگی سے قبل آئس لینڈ کے نشریاتی اداروں سے بذریعہ فیکس رابطہ کی کوشش کی گئی مگر نتیجہ خاطر خواہ نہ نکلا تھا۔ صرف آئس لینڈ نیشنل براڈکاسٹنگ کی طرف سے مثبت جواب موصول ہوا تھا۔ چنانچہ انہوں نے دو انٹرویوز نشر کئے۔ پہلا انٹرویو تو صرف دس منٹ کا تھا جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کی توفیق ملی مگر دوسرا انٹرویو بیس منٹ کے لگ بھگ تھا۔ اس میں ذرا تفصیل کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض وغایت اور آپ کی کتاب "مسیح ہندوستان میں" کا تعارف کرایا گیا۔

آنے سے قبل آئس لینڈ کے نیشنل ٹی وی نے بھی رابطہ کیا اور ایک انٹرویو اسی شام نشر کیا۔ اس طرح ملک بھر میں جماعت احمدیہ کا چرچا ہوا اور لوگوں کو اسلامی تعلیمات سے شناسائی ہوئی۔

ایک اخبار میں احمدیت کا تذکرہ

Morgunbladid آئس لینڈ کا سب سے مشہور اخبار ہے۔ اس نے بھی ایک تفصیلی انٹرویو لے کر ۳ جون ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں اسے شائع کیا۔ اس انٹرویو میں جماعت احمدیہ کے تعارف کے علاوہ جماعت کے دیگر رفاہی کاموں اور اشاعت اسلام کا تذکرہ کیا گیا اور آئس لینڈ میں ایک مسجد کے قیام کی ضرورت کو واضح کیا گیا۔ اس اخبار کے ذریعہ آئس لینڈ کے رہنے والوں کو معلوم ہوا کہ احمدیت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۶۰ ممالک میں پھیل چکی ہے۔ دنیا بھر میں ۸ ہزار کے لگ بھگ مساجد جماعت احمدیہ کے زیر انتظام تعمیر ہو چکی ہیں۔ اخبار نے مکرم امام صاحب اور نونن صاحب کی ڈپٹی میئر سے ملاقات کا تذکرہ بھی کیا۔

لائبریریوں کو اسلامی کتب کا تحفہ

نیشنل اور یونیورسٹی لائبریری کو سترہ کتب تحفہ کے طور پر دی گئیں جو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیں۔ اسی طرح دارالحکومت کی سٹی لائبریری کو بھی آٹھ کتب کا تحفہ دیا گیا۔ انشاء اللہ یہ کتب آئس لینڈ میں احمدیت کو متعارف کروانے میں بڑی مدد دیں گی۔

آئس لینڈ کے دارالحکومت میں یونیورسٹی ہال کے سامنے احمدیہ لٹریچر کی نمائش کی گئی۔
تصویر میں لوگ اسی نمائش کے گرد نظر آرہے ہیں

آخر میں احباب سے جماعت سے نہایت مؤدبانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ برطانیہ کی ان حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور جلد آئس لینڈ میں ایک مضبوط جماعت قائم ہو جائے۔ آمین۔

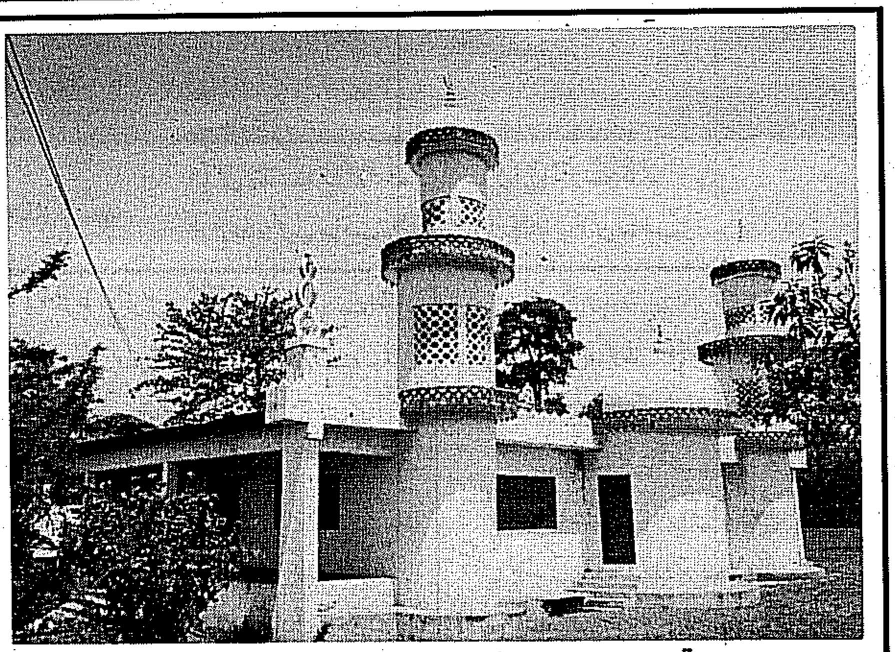
تعلیم الاسلام سیکنڈری سکول کماسی کی خوبصورت مسجد

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept.'98. To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ *Digital LNBs from £19+*
HUMAX CI £220+ *Dishes from 35cm to 1.2m*

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

+ All prices are exclusive of VAT

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

(منعقدہ ۲ر جون ۲۰۰۰ء بمقام بیت السلام برسلز۔ بلجیم)

(مرتبہ : نصیر احمد شاھد۔ مبلغ سلسلہ بلجیم)

مورخہ ۲ر جون ۲۰۰۰ء بروز جمعۃ المبارک از مغرب وعشاء سے قبل نو بجے سیدنا حضرت یر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عرفان منعقد ہوئی۔ اس مجلس میں چھے جانے والے بعض سوال مع جوابات اپنی ذمہ اری پر ہدیہ قارئین ہیں:

سوال: کیا متبنّیٰ بنانا جائز ہے؟

جواب: حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ نحضرت ﷺ نے خود حضرت زیدؓ کو متبنّیٰ بنایا تھا۔ د منع فرمایا ہے اس کو لوگ سمجھتے نہیں۔ وہ یہ ہے کہ ن سے رشتے تبدیل نہیں ہوتے۔ خونی رشتے اسی لرح رہیں گے۔ چنانچہ حضرت زیدؓ کی مطلقہ سے نادی کی حالانکہ وہ موتہہ بولا بیٹا تھا۔ تو نہ رشتے نبدیل ہوتے ہیں اور نہ ورثہ کا قانون بدلے گا۔ اس لئے اگر کسی کو کوئی بیٹا کہے اور اپنائے اور کسی کو پالے و یہ گناہ نہیں۔ اگر اس کے نام وصیت لکھنی ہو تو راثت میں جو باقیوں کے حقوق خدا نے مقرر کئے ہیں اس کی ادائیگی کے بعد 1/3 تک وصیت لکھ سکتا ہے لیکن صرف بطور وصیت کے لکھوائے۔

مزید فرمایا کہ اگر بچہ کے والدین کے نام کا علم نہ ہو جیسے بعض لوگ ہسپتال سے بچہ لے لیتے ہیں تو فرمایا وہ تمہارے بھائی ہیں۔ تمہیں میں سے ایک ہے۔ نہ ان کی ذات پات لکھی جاسکے گی اور نہ ان کے والدین کا نام لکھا جاسکے گا۔ لیکن والدین کا نام تبدیل کرنا جائز نہیں۔ اس بچے کو پتہ ہونا چاہئے کہ میں کس کا بیٹا ہوں۔ بعض بچوں کو ان کے والدین کا نام نہ بتا کر زیادتی کرتے ہیں۔ پھر بڑے ہو کر بچے کو صدمہ پہنچتا ہے۔ ایسے کیس میرے سامنے بھی آئے ہیں۔ بچہ غم سے پاگل ہو سکتا ہے کہ پہلے میں ان کو اپنا ابا امی سمجھتا تھا لیکن دراصل کوئی اور ہیں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: یورپ میں مذہبی اقدار کے تنزّل اور مذہب سے بیزاری کی حالت دور کرنے کے لئے اور خدا کی طرف لانے کے لئے کیا کسی بڑے انقلاب کی ضرورت ہے یا تباہی کی؟

جواب: اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ لازماً اس کی ضرورت ہے اور قرآن کریم میں اس کی پیشگوئی موجود ہے جسے ہم تیسری عالمی جنگ کہتے ہیں۔ قرآن کے مطابق یہ ہولناک عالمی ایٹمی جنگ اتنی ہولناک ہوگی کہ علاقوں کے علاقے بالکل بیکار اور زندگی سے محروم ہو جائیں گے۔ اس جنگ سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے بھی خبر دی ہے۔ اس کے بعد جب بڑی طاقتوں کا غرور ٹوٹے گا تو ان کے عوام کا پھر اسلام کی طرف رجوع ہوگا۔

☆......☆......☆......☆

سوال: کیا انسان اتنی ترقی کرے گا کہ زمین چھوڑ کر دو تین روشنی کے سالوں (Light years) کے سفر کے بعد دوسرے سیاروں پر جاسکے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ تو نہیں ہو سکتا۔ اس رفتار سے کوئی زمینی طیارہ چل ہی نہیں سکتا۔ ان کی رفتار ۲۵، ۳۰ ہزار میل فی گھنٹہ زیادہ سے زیادہ ہوتی ہے۔ جو بات آپ کر رہے ہیں وہ ہے ایک سیکنڈ میں ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل۔ تو اس رفتار سے انسان سفر کر ہی نہیں سکتا۔ اور اگر ۲۵ ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرے تو کئی عمریں اور کئی نسلیں گزر جائیں گی۔ تو یہ بات ایسی ہے جو ناممکن ہے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: ایک دوست نے ایک عیسائی پادری کی بات بتائی کہ وہ کہتا ہے کہ اس کا عقیدہ اس کی کتاب اور اس کا خدا میرے عقیدہ، میری کتاب اور میرے خدا سے کیسے کمزور ہو سکتا ہے۔ ایسے عیسائی کو کیسے جواب دیا جا سکتا ہے؟

جواب: اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدی بچے بھی عیسائی پادری کو شکست دے سکتے ہیں، اس کے چھکے چھڑا سکتے ہیں۔ آپ کو چاہئے کہ اپنا علم بڑھائیں۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے فرمایا ہے کہ اگر تم میں رائی کے برابر بھی ایمان ہو تو تم وہ سارے کام کر سکو گے جو میں نے کئے ہیں۔ اتنی سی بات آپ پکڑ لیں تو ناممکن ہے کہ عیسائی جیت سکے۔ اس سے پوچھیں کیا تم عیسیٰ پر ایمان رکھتے ہو جو مجھے اس کی طرف بلا رہے ہو۔ حضور نے فرمایا کہ ان کا تو ایمان ہی نہیں۔ وہ آپ کو کیسے اپنی طرف بلا سکتے ہیں۔ اگر کہے کہ ایمان ہے تو اسے کہو کہ وہ باتیں کر کے دکھاؤ جو مسیح نے کی تھیں۔

حضور نے ذاتی تجربہ بیان فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ میں ایک عیسائی پادری خاتون نے جو بہت انتہا پسند تھی مجھے کہا کہ میرے لئے کیا دلیل ہے؟ اس پر میں نے کہا کہ آپ عیسیٰ کی طرف بلاتی ہیں اور عیسیٰ پر خود آپ کا ایمان نہیں۔ کہنے لگی میرا تو ایمان ہے۔ پہلے پکی ہو گئی۔ پھر میں نے کہا کہ آپ کا ایمان ہے کہ مسیح نے کہا تھا کہ اگر رائی برابر بھی تم میں ایمان ہو تو تم وہ سارے کام کر سکو گے جو میں کرتا ہوں اور آپ جانتی ہیں کہ مسیح پانی پر چلتا تھا۔ کل صبح دس بجے Lake Zurich کے کنارے آجائیں۔ میں اور ساری جماعت بھی وہاں جائیں گے۔ آپ ایک طرف سے چلنا شروع کردیں اور اگر دوسرے کنارے پر آپ پہنچ گئیں تو ہم تمہاری بیعت کرلیں گے۔ اگر رستہ میں ڈوب گئیں تو آپ کا خدا ڈوب گیا۔ اگلی صبح ہم وقت پر وہاں پہنچے۔ اس کا نام و نشان نہیں ملا۔ ایک اتنا چھوٹا سا مسئلہ یاد رکھیں تو عیسائی یوں بھاگتے ہیں جیسے پنجابی میں کہتے ہیں "کاں غلیلے تو نٹھدا"۔ فرمایا احمدیوں سے عیسائی بہت بھاگتے ہیں، فکر نہ کریں۔

☆......☆......☆......☆

سوال: حال ہی میں مولوی یوسف لدھیانوی کا قتل ہوا ہے کیا مباہلہ سے اس کا تعلق ہے؟

جواب: اس پر حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ہاں ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ہم اسے بار بار مباہلہ کی چٹھیاں بھجواتے رہے۔ تو وہ ہمیں جواب نہیں دیتا تھا۔ اس کا ایک بیان اخباروں سے نکل آیا ہے۔ وہ کہتا ہے، اور جھوٹ کہتا ہے، کہ مرزا طاہر احمد وہاں فالج سے لندن میں پڑا ہے اور کوئی اس کا پرسان حال نہیں مگر میری دعا یہ ہے اپنی سچائی کے ثبوت کے طور پر، کہ وہ میری زندگی میں مر جائے۔

اب دیکھو کون کس کی زندگی میں مرا۔ اور اس کا مرنا بھی حیرت انگیز ہے۔ کس طرح کس نے اسے شوٹ کیا اور کیوں کیا؟ حضور نے فرمایا غالباً اس لئے قتل کیا گیا کہ وہ ایک بہت ہی خطرناک منصوبہ کے لئے افغانستان گیا تھا۔ اور جو بھی منصوبہ اس کے دماغ میں تھا اس کو آہستہ آہستہ Unfold کرنا تھا۔ تو اس سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے کسی ذریعہ سے اسے گولی سے اڑوا دیا۔ تو کون جیتا، احمدیت یا وہ؟

اور اس کا کالم "خطوں کے جواب" پڑھیں جن کو بہت اٹھا رہے ہیں اتنے بیہودہ اور احمقانہ جواب ہیں کہ آدمی حیران ہوتا ہے کہ یہ مولوی ہے، کوئی علم دین رکھتا بھی ہے یا نہیں۔ نہایت ہی کٹر اور انتہا پسند جواب دیتا تھا جن کا حقیقت سے کوئی بھی تعلق نہیں۔ اور جو کالم جنگ میں چھپتا ہے وہی اس کو جھٹلانے کے لئے کافی ہے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: احمدیوں سے متعلق پاکستان کے موجودہ حالات میں حضور کی کیا رائے ہے؟

جواب: اس پر حضور نے فرمایا کہ میری رائے یہی ہے کہ مولوی، جنرل مشرف کے کندھے پر چڑھ گیا ہے۔ اس وقت مولویوں کی فوج حکومت کر رہی ہے۔ اس سے زیادہ بڑائی مولوی کو کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ مگر پھر بھی ناکام ہوگا، پھر بھی نامراد رہے گا۔ اس سے زیادہ بڑائی ان کی ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ کہا کرتے تھے کہ فوج نے احمدیوں کی حمایت کی۔ فوج نے مارشل لاء لگایا، فوج کی وجہ سے احمدی ہم سے بچتے رہے۔ فرمایا اب کر کے دیکھ لیں، ساری فوج ہی ان کے ساتھ ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر بھی انہیں جھوٹا ثابت کرے گا اور ہمیں سچا ثابت کرے گا۔

☆......☆......☆......☆

سوال: خلیفۂ وقت کے ہاتھ کا بوسہ لیتے ہیں یا حضرت مسیح موعودؑ کے کسی اور پوتے کے ہاتھ کا بوسہ لے سکتے ہیں؟

جواب: حضور نے فرمایا کہ صحابہ کرامؓ حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھوں کا بوسہ لیتے تھے اور حضور علیہ السلام کے چھوٹے بچوں کے ہاتھ کو بھی وہ بوسہ دیتے تھے۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ زبردستی میرے ہاتھوں کو بوسہ دیتے تھے۔ میں پسینہ سے بھیگ جاتا تھا۔ تو بوسہ دینا یہ عشق کے معاملات ہیں، رسمیں نہیں ہیں اور نہ ظاہری طور پر فرض ہے۔ جو خلوص سے کسی کے ہاتھ کو بوسہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالتا ہے۔

☆......☆......☆......☆

سوال: اگر کوئی شخص جو کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو کسی دوسرے کی جان بچاتے ہوئے اپنی جان کی قربانی دے دے تو کیا وہ جنت میں جائے گا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جنت کا فیصلہ تو خدا نے کرنا ہے۔ مگر اس قسم کی قربانی کی وجوہات کا علم اگر انسان کو ہو کہ وہ کیا تھیں تو پھر ہم کچھ کہہ سکتے ہیں۔ اگر اس نے خالصۃً انسانی ہمدردی کے جذبہ سے کسی کی جان بچائی ہے اور خود جان کھو دیتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اللہ اس سے احسان کا سلوک فرمائے گا۔ اس سے زیادہ میں نہیں کہہ سکتا۔

(باقی آئندہ انشاء اللہ)

TOWNHEAD PHARMACY
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS NEEDS
☆......☆......☆
31 Townhead Kirkintilloch
Glasgow G66 1NG
Tel: 0141-211-8257
Fax: 0141-211-8258

مسجد احمدیہ ساغبتینگا (Sagbtenga) (بورکینافاسو)

(رپورٹ: محمود ناصر ثاقب۔ امیر جماعت احمدیہ بورکینافاسو)

Sagbtenga دارالخلافہ واگاڈوگو سے ۶۵ کلومیٹر دور شمال کی طرف گھانا جانے والے راستہ پر ایک پرانا گاؤں ہے۔ یہاں ایک بہت ہی مخلص داعی الی اللہ الحاج قاسم سانفو صاحب رہائش پذیر ہیں جو کہ بچپن میں گھانا کے گاؤں وا (Wa) میں احمدیوں کے گھر رہے ہیں اور وہیں مدرسہ میں تعلیم حاصل کی اور ان کا سارا خاندان احمدی ہو گیا۔ پھر گھانا کے مخلصین تبلیغ و تربیت کی غرض سے اپر وولٹا (بورکینافاسو) میں آنے لگے۔ جو داعیان تشریف لاتے وہ اسی گاؤں میں آکر الحاج قاسم صاحب کے گھر ٹھہرتے۔ انہوں نے بتایا کہ مولوی محمد بن صالح صاحب مبلغ سلسلہ گھانا اور ان کے بزرگ یہاں تشریف لاتے، یہاں قیام کے بعد دوسری جماعتوں میں جانے کے پروگرام بنتے۔ اگر کہا جائے کہ بورکینافاسو میں پہلا تبلیغی مرکز یہی مقام بنا تو زیادہ درست ہوگا۔

یہ ایک بہت بڑا گاؤں ہے۔ اس میں سات مساجد ہیں۔ احمدیت کی مخالفت بھی ہے لیکن الحاج قاسم صاحب کے خاندان کی شرافت اور نیکی کی وجہ سے سب ان کے قدردان ہیں۔ مگر احمدیت سے بغض رکھتے ہیں۔ یہاں جماعت کی ایک بہت چھوٹی اور پرانی خستہ حال مسجد تھی۔ چنانچہ یہاں نئی مسجد بنانے کا پروگرام بنایا گیا۔ پروگرام کے مطابق نئی مسجد کا سنگ بنیاد مورخہ ۲۴ راکتوبر ۲۰۰۰ء کو رکھا گیا۔ مسجد کے سنگ بنیاد کی باقاعدہ تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر گاؤں اور ارد گرد کے دیہات کے غیر از جماعت دوستوں کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

مورخہ ۲۴ راکتوبر ۲۰۰۰ء کو تقریب کا آغاز صبح گیارہ بجے تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ چونکہ کثیر تعداد میں غیر از جماعت احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان تک جماعت کا پیغام بھی پہنچایا گیا۔ بعد ازاں مسجد کی بنیادی اینٹ خاکسار محمود ناصر ثاقب (امیر جماعت بورکینافاسو) نے نصب کی۔

گاؤں کے بڑے امام صاحب بھی تشریف لائے۔ ان کو بھی اینٹ رکھنے کا موقع دیا گیا۔ بنیادی اینٹ رکھنے کے ساتھ ہی اجتماعی دعا کرائی گئی۔ اس موقعہ پر ایک عدد بکرا بھی صدقہ کیا گیا۔ آخر پر احباب کی خدمت میں کھانا اور لوکل مشروب پیش کیا گیا۔ الحمدللہ کہ اس پروگرام میں احمدی احباب کے علاوہ یک صد سے زائد غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔

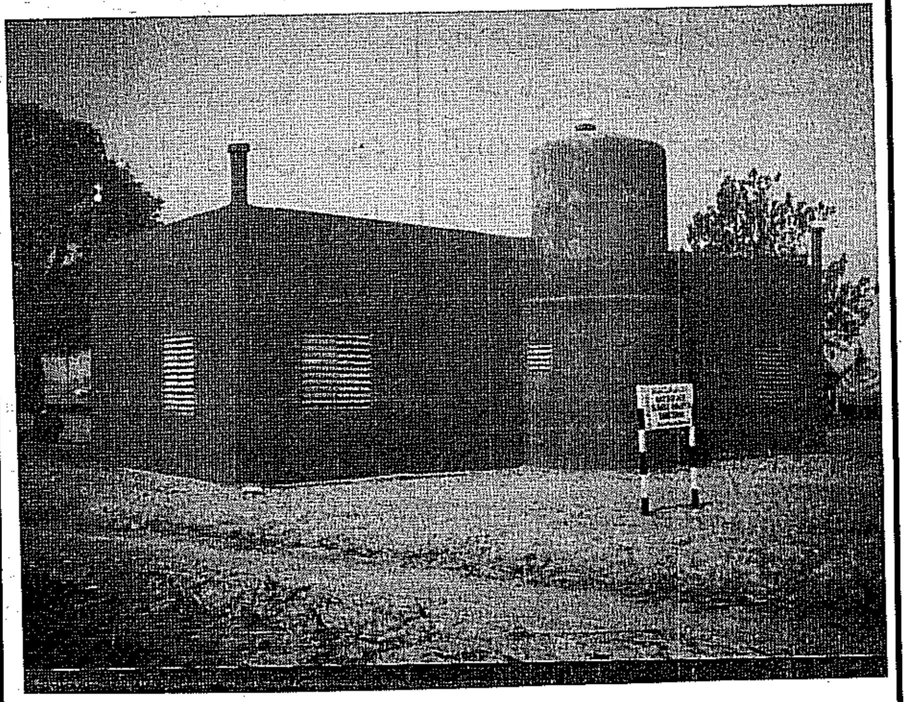

بورکینافاسو: واگاڈوگو ریجن میں Sagbtenga کے مقام پر نو تعمیر شدہ مسجد

دو ماہ کے عرصہ میں مسجد کی تعمیر اپنے اختتام کو پہنچی۔ مسجد کی تعمیر میں مقامی احباب نے بھرپور حصہ لیا۔ خواتین تعمیر مسجد کے لئے پانی بھر بھر کے لاتی رہیں۔ مردوں نے وقار عمل کر کے ریت اور بجری وغیرہ جمع کی۔ الحمدللہ کہ مسجد کی تعمیر بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس مسجد کی تعمیر پر ۲ ملین ۲ لاکھ فرانک سیفا خرچ آیا۔

افتتاحی تقریب و جلسہ

مسجد کی تعمیر مکمل ہونے کے بعد مورخہ ۲۶ رجنوری ۲۰۰۱ء کو مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔ ساتھ ہی اس ریجن واگاڈوگو کی جماعتوں کا جلسہ بھی منعقد کیا گیا۔ اس افتتاحی تقریب کے موقع پر بھی گاؤں اور ارد گرد کے غیر از جماعت احباب کو کثیر تعداد میں دعوت دی گئی۔ چونکہ گاؤں کے غیر از جماعت افراد احباب جماعت سے بغض رکھتے ہیں اور کھل کر مخالفت نہیں کرتے۔ اس موقع پر مخالفین نے اپنے وفود ترتیب دے کر لوگوں کے گھروں میں بھیجے کہ جماعت احمدیہ کی مسجد کی افتتاحی تقریب اور جلسہ میں شامل نہ ہوں۔ چونکہ ہمارے اس مخلص دوست الحاج قاسم سانفو صاحب کا اس پورے علاقہ میں وقار قائم ہے باوجود مخالفین کے منع کرنے کے لوگ نماز جمعہ اور جلسہ میں شامل ہوئے۔

نے نماز جمعہ پڑھائی۔ بعد نماز جمعہ مختصر جلسہ کا پروگرام ہوا۔ اس موقع پر مسجد کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور کثیر تعداد میں لوگ باہر مسجد کے صحن میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اس موقع پر موسی قبیلہ کے بادشاہ Mogho Naba نے اپنے نمائندہ کو ایک عدد قرآن کریم اور پانچ ہزار فرانک سیفا تحفہ دے کر بھیجا۔

اس افتتاحی تقریب اور جلسہ کے موقع پر ۱۲ دیہات کے ۴۲۵۰ افراد نے شرکت کی۔ ۳۰۰ غیر از جماعت افراد شامل ہوئے۔ اس موقع پر بھی احباب کی کھانے اور مشروب سے تواضع کی گئی۔ مسجد کی تعمیر کے سارے کام کی ذمہ داری اور نگرانی اس حلقہ کے ریجنل مشنری مکرم اکبر احمد طاہر صاحب کے سپرد تھی جنہوں نے اپنی ٹیم کے ساتھ تمام امور بخیر وخوبی سرانجام دئے۔ اور ایک بہت خوبصورت مسجد کی تعمیر کی توفیق پائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

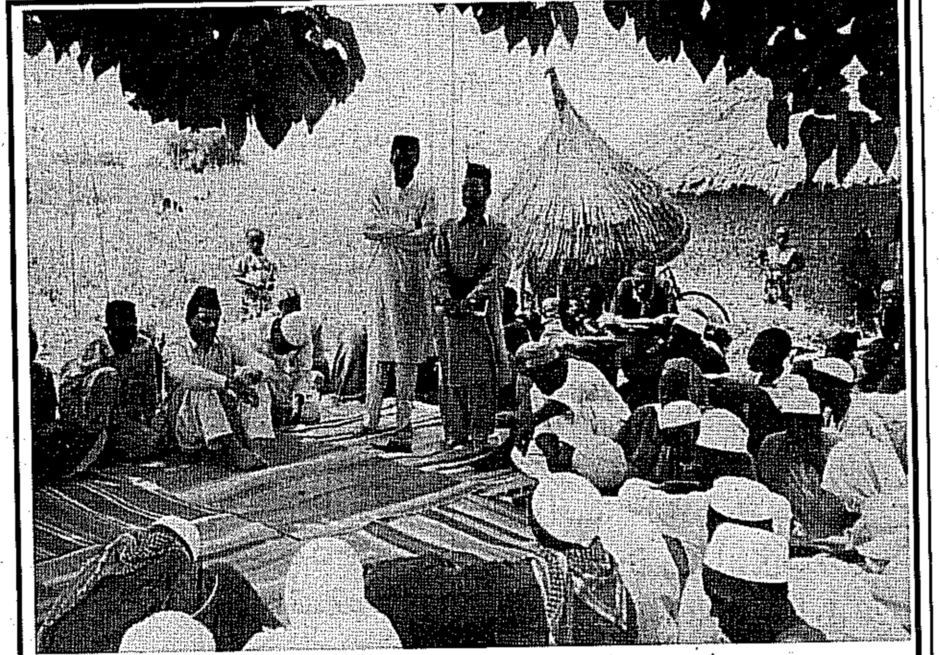

Sagbtenga بورکینافاسو) میں مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب کے موقع پر ریجنل مبلغ مکرم اکبر احمد طاہر صاحب حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں

ایک دلچسپ بات یہ رہی کہ اسی گاؤں کے مختلف خاندانوں سے تعلق رکھنے والے احباب کی ایک کثیر تعداد واگاڈوگو شہر میں رہائش پذیر ہے۔ ان لوگوں کو بھی دعوت دی گئی۔ چنانچہ واگاڈوگو سے ایک بڑی بس بھر کر مرد و خواتین کی اس تقریب وجلسہ میں شامل ہوئی۔ یہ بات مقامی غیر احمدی احباب کے لئے شرمندگی کا باعث بنی کہ انہی کے رشتہ دار اتنی دور سے دعوت ملنے پر شامل ہوئے اور یہ لوگ گاؤں میں رہتے ہوئے شامل نہ ہوئے۔

خاکسار محمود ناصر ثاقب امیر جماعت بورکینا

Mansoor khalid IT Training Centre

for the development of proffessional websites contact us.

All courses offered are both weekend and full time. The institute will arrange the accomodation and the meal for the weekend students. This offer will also be for the full time students but for that they will have to pay extra charges. The following described charges are with included accomodation and meal charges for the weekend students. But all the students have to give the VUE test fee themselves. The weekend students wil be given the 16 credit hours per weekend and the full time students will be given the 20 credit hours per week

courses offered with duration and fee charges

Microsoft certified system engineer (MCSE)	8weekends	6000DM
Microsoft certified database administrator	4weekends	3000DM
Oracle database administrator oracle DBA	12weekends	9000DM
Oracle developer 2000	12weekends	9000DM
Sisco certified network associate CCNA	2weekends	1500DM
Sisco certified network proffessional CCNP	4weekends	3000DM
MS Access	2weekends	1500DM
Visual Basic 6.0	3weekends	2000DM
Html / DHtml / Xml	4weekends	3000DM
Java programming / Java script	12weekends	9000DM
C++programming	12weekends	9000DM
Linux / Unix	4weekends	3000DM

Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)
Tel: 0511-7681358 , 404375 Fax: 0511- 7681359
E-mail: khalid@t-online.de

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation

Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب آف بوپڑہ خورد ضلع گوجرانوالہ

(پروفیسر محمد خالد گورایہ - پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

میرے والد محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب ۱۴؍جنوری ۱۹۱۳ء یا ۱۹۱۴ء میں پیدا ہوئے۔ ان کے ننھیال بیداد پور ورکان میں تھے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کے پانچوں ماموں احمدی تھے۔ آپ کے والد اور والدہ کا انتقال اس وقت ہو گیا جب آپ کی عمر تین یا چار سال تھی۔ اپنے والد یعنی ہمارے دادا کی طرف سے آپ بھی والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔

مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب کا تعلق اہل حدیث مسلک سے تھا۔ پہلی شادی ۱۹۳۳ء میں ہوئی۔ ہماری والدہ نوجوانی میں وفات پا گئیں۔ نیز ان کے تمام بچے بھی نوعمری میں ہی وفات پا گئے۔ والد صاحب کی سکول کی تعلیم پرائمری تک ہی تھی لیکن ۳۵/۱۹۳۴ء میں گھر کو خیر باد کہہ کر دو تین سال تک مختلف دینی مدارس سے منسلک رہ کر اپنی علم کی پیاس بجھاتے رہے۔ اس سلسلہ میں آپ ویرووال اور دہلی میں قیام پذیر رہے۔ ۱۹۳۴ء میں قادیان جانے کا ارادہ کیا لیکن بھامبڑی میں رات گزار کر واپس آگئے کیونکہ قادیان میں غالباً احرار کے ہنگامے کی وجہ سے داخلہ بند تھا۔

ننھیال چونکہ احمدی تھے اس وجہ سے آپ کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی منظوم کتاب درثمین کے بہت سے اشعار زبانی یاد تھے۔ احمدیت کے نور سے منور ہونے سے قبل بھی وہ ان اشعار کو اپنی دیہاتی محفلوں میں اکثر پڑھا کرتے تھے۔

۴۶/۱۹۴۵ء کے الیکشن میں اپنے علاقے سے مسلم لیگ کے بہت فعال سپورٹر تھے۔ اس وجہ سے مخالفین نے اس وقت حکومت کو کہا کہ اگر اس علاقہ سے مسلم لیگ کو شکست سے دوچار کرنے کا خیال ہے تو پانچ آدمیوں کو الیکشن کے دوران جیل بھیج دو۔ ان پانچ نامزد شخصیتوں میں سے ایک حاجی صاحب موصوف بھی تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور الیکشن کے دوران آپ جیل ہی میں رہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے علاقے کے ان ۴۰/۳۵ دیہات سے جہاں مکرم حاجی صاحب کا اثر ورسوخ تھا تمام کے تمام ووٹ مسلم لیگ کے حصہ میں آئے۔ جب الیکشن کے بعد آپ کو رہا کیا گیا تو مسلم لیگ کے عہدے داران آپ کو ٹرکوں کے ایک جلوس کی شکل میں گاؤں چھوڑنے آئے۔ تقسیم ہند اور قیام پاکستان کے موقع پر مسلم لیگ کی طرف سے آپ نے اپنے علاقہ میں مہاجرین کی آبادکاری میں کلیدی کردار ادا کیا۔

والد صاحب مرحوم کی شخصیت خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسی تھی کہ باوجود اکیلا ہونے کے اپنی شرافت، دیانت اور صداقت کی وجہ سے بہت جلد اپنے علاقے میں نہایت ہردلعزیز بن گئے یہاں تک کہ ہر چھوٹا بڑا ان کی عزت اور احترام میں فخر محسوس کرتا تھا۔

میں نے اپنی آنکھوں سے کئی ایسی پنچایتیں دیکھیں جن میں حاضرین کی تعداد ۵۰۰ سے ۱۰۰۰ تک ہوا کرتی تھی اور جب ان کے سامنے حاجی صاحب بات شروع کرتے تو آپ کا انداز بیاں اس قدر پُراثر اور دل نشین ہوتا کہ سننے والا محو ہو جاتا اور آپ مشکل سے مشکل معاملات کو بھی اپنی فہم اور فراست سے فوری حل کر دیتے۔ چنانچہ ان کے اثر ورسوخ کے دور میں ہمارے علاقے سے کسی شخص کو کسی بھی معاملہ میں نہ تو تھانے جانے کی ضرورت پیش آتی اور نہ ہی کوئی مقدمات عدالتوں میں جاتے تھے۔ سب مسائل اور جھگڑے برابری، مساوات اور معاشرتی انصاف کی بنیادوں پر پنچایت میں ہی حل کر دئے جاتے جس کی وجہ سے اس علاقہ میں امیر غریب اور سب چھوٹے بڑے امن وامان سے رہتے تھے۔

آپ کی شخصیت کا سب سے جاذب نظر پہلو آپ کا تقویٰ وطہارت اور اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق تھا۔ توکل کے مقام پر فائز تھے۔ آپ کی زندگی کے بہت سے واقعات اس بات کی دلیل ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ان کی ہر مشکل مرحلہ پر خود ہی لاج رکھی۔ اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کا سلوک آپ کی توقعات سے بھی بڑھ کر مشفقانہ رہا۔ میں یہاں قارئین کے ازدیاد ایمان کی خاطر چند واقعات کا ذکر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں۔

محترم والد صاحب خدا تعالیٰ کی راہ میں اس قدر مال خیرات کرتے کہ اکثر دیکھنے والا شخص دنگ رہ جاتا۔ ان کی وفات پر ہمارے علاقے کے لوگ گاؤں میں ہمارے گھر اس طرح گروہ در گروہ تعزیت کے لئے تشریف لائے کہ ہم سب کو ان کی ہردلعزیزی پر رشک آتا ہے۔ تعزیت کے لئے آنے والا ہر شخص اپنی ذاتی زندگی کے حوالہ سے محترم حاجی صاحب کی ان کے ساتھ پدرانہ شفقت و احسانات کا ذکر کرتا ہے۔

ایک دفعہ ان کی فصل کا بول یعنی گندم کا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ سب کے سامنے سارے کا سارا ڈھیر ایک ایک غریب کو بلا کر ان میں تقسیم کر دیا۔ اسی طرح ایک دفعہ ہماری ساری حویلی مویشیوں سے بھری ہوئی تھی۔ آپ نے ارادہ کیا کہ ان میں سے جو سب سے اچھی بھینس ہے وہ خدا کی راہ میں کسی غریب آدمی کو دے دی جائے۔ لیکن ہماری والدہ صاحبہ نے اختلاف کیا اور کہا کہ فلاں بھینس دے دیں۔ دو دن بعد وہ سب سے اچھی بھینس مر گئی۔ یہ دیکھ کر دوسرے ہی روز خوف خدا سے حویلی کی تمام کھرلیاں خالی کر دیں اور تمام چھوٹے بڑے مویشی (بھینسیں) جن کی تعداد غالباً سات تھی خدا کے نام پر غریبوں میں تقسیم کر دئے۔

علاقے میں کوئی شخص مکان کی تعمیر شروع کرتا، کوئی ذاتی کاروبار شروع کرنے کا ارادہ کرتا، کسی گھر میں شادی ہوتی، کسی مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوتا یا کوئی جاننے والا بھی چیز خریدنا چاہتا تو آپ حسب توفیق ان کے کاموں میں اپنا حصہ ڈالنا ایک فرض سمجھتے۔ ایک دفعہ ربوہ میں ایک درویش منش انسان کی اس طرح خاموشی سے مدد کی کہ کسی کو پتہ نہ چل سکا۔ بعد میں اس شخص نے ایک دفعہ مجھ سے ذکر کیا کہ جتنی رقم سے حاجی صاحب نے میری مدد کی اتنی بڑی رقم بطور امداد نہ آج تک کبھی مجھے ملی ہے اور نہ ہی میں اس کے بارے میں سوچ سکتا ہوں۔

آپ ہمیشہ یہی کہا کرتے تھے کہ ”اپنی نیکی کو بھلاؤ“ اور ”دوسروں کے احسان کو یاد رکھو“۔ اور ”خود اچھے بنو“۔ وہ ایک ایسے انسان تھے جنہوں نے شرافت، صداقت اور دیانت کی ”چوہدر“ کی۔ ہر بڑے چھوٹے اور امیر وغریب کے ساتھ ہمیشہ برابری کا سلوک کیا۔ آپ کو سب سے زیادہ نفرت جھوٹ اور جھوٹے انسان سے تھی۔ کئی سال قبل ہماری برادری میں حاجی صاحب کا رشتے کا ایک بھتیجا قتل ہو گیا۔ جن لوگوں پر شک تھا ان میں سے ایک نے پولیس کو یہ پیشکش دی کہ اس برادری کے سربراہ حاجی صاحب ہیں اور قتل بھی ان کا بھتیجا ہوا ہے اگر وہ حلفاً یہ کہہ دیں کہ میں اس قتل کی واردات میں شامل ہوں تو جیسے بھی چاہو میرا چالان کر دینا۔ ایس پی نے کہا ٹھیک ہے میں حاجی صاحب کی شہادت کے بغیر تمہارا چالان نہیں کروں گا۔ برادری کے تمام لوگوں نے اپنا پورا زور لگایا کہ آپ اس کے خلاف جھوٹی شہادت دے دیں لیکن آپ کا جواب ان کو یہی تھا کہ روز محشر آپ لوگوں نے میرے کام نہیں آنا بلکہ میرے اعمال نے ہی میری بخشش کا موجب بننا ہے۔

ایک بار علاقے کا ایک شخص جو کافی امیر تھا اور پچاس کی دہائی میں جب کہ ملک میں شاذ ہی کاریں نظر آتیں اس شخص نے کار رکھی ہوئی تھی۔ وہ لوگوں پر اپنی امارت کے بل بوتے پر جھوٹے مقدمے کروانے اور ان کو پریشان کرنے میں ماہر تھا۔ اس نے حاجی صاحب سے بھی ٹکر لینے کی کوشش کی۔ اور کہنے لگا کہ آپ مجھے اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں اپنے تمام مخالفین کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر ذلیل اور رسوا کروا دیا کرتا ہوں۔ آپ میرے سامنے کیا حیثیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ حاجی صاحب نے کم از کم پانچ سو کے مجمع کے سامنے یہ جواب دیا کہ آپ کا جھوٹ صرف جھوٹوں کے مقابلے پر اپنا کام دکھاتا ہے۔ اس سے قبل آپ کو شاید کسی سچے انسان کے ساتھ ٹکر نہیں ہوئی۔ آپ اس دفعہ صداقت کے مقابلے پر اپنا جھوٹ آزمائیں اور دیکھیں کہ فتح ہمیشہ سچ کو نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد اس نے جس معاملہ میں بھی حاجی صاحب کی مخالفت میں بات کو بڑھانا چاہا اسے منہ کی کھا کر شکست سے ہی دوچار ہونا پڑا۔

والد صاحب محترم کی ساری زندگی خدا تعالیٰ پر حقیقی توکل کے واقعات سے بھری نظر آتی ہے۔ آپ کی پہلی شادی کے فوراً بعد گھر میں چوری ہو گئی۔ شادی کا سارا سامان بھی چور لے گئے۔ لوگوں نے طعنہ زنی کی کہ بڑا چوہدری بنا پھرتا ہے۔ ہم تو اب مانیں گے جب وہ اپنی چوری برآمد کروائے گا۔ چنانچہ حاجی صاحب نے اپنے آپ کو ایک کمرہ میں بند کر لیا اور اپنے مولیٰ کے سامنے سجدہ ریز ہو کر گریہ وزاری شروع کر دی کہ اے خدا اب میری لاج تیرے ہاتھ میں ہے۔ تو ہی میری چوری برآمد کروا اور میری عزت رکھ لے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے ساتھ پورے ۲۱ روز کے بعد آپ کی چوری برآمد کروا دی اور چور بھی پکڑے گئے۔

میرے چھوٹے بھائی محمد زاہد نے یہ واقعہ سنایا کہ ہم اپنی مونجی کی فصل ٹرالیوں میں بھر کر منڈی کاموں کی لے گئے۔ رات موسلا دھار بارش شروع ہو گئی۔ میں رات کو اٹھا، اباجی کو بھی اٹھایا اور بڑی فکر سے یہ بات کی کہ اس موسم میں ہماری مونجی کا کیا بنے گا۔ والد صاحب بڑے اطمینان سے بولے جاؤ انشاء اللہ یہ بارش آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گی اور فصل کی قیمت بھی اچھی مل جائے گی۔ بھائی کا کہنا ہے کہ میں جب صبح منڈی گیا تو خدا تعالیٰ کی قدرت دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ وہاں ہر طرف پانی ہی پانی کھڑا تھا لیکن جس طرف ہماری مونجی کا ڈھیر تھا وہاں بارش کی بوند تک نہ پڑی تھی اور واقعی بھاؤ بھی کافی ٹھیک ٹھاک لگ گیا۔

ہمارے ملازم اسماعیل کے گھر اوپر تلے چار بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ حاجی صاحب کی وفات سے چند ماہ قبل جس اس کی بیوی امید سے تھی تو اس نے حاجی صاحب سے درخواست کی کہ اس بار آپ میرے لئے خصوصی طور پر دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے اولاد نرینہ سے نوازے۔ چنانچہ آپ نے دعا کی اور دعا کے بعد اسماعیل کو کہا کہ اس بار خدا تجھے انشاء اللہ بیٹا دے گا، بیٹا دے گا، بیٹا دے گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس نیک بندے کی دعا کو قبولیت بخشتے ہوئے اسماعیل کو بیٹا عطا فرمایا۔

اکتوبر ۱۹۶۶ء میں آپ کو انصار اللہ کے اجتماع کے موقع پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خاکسار اس سے قبل یعنی ۲۵؍اگست ۱۹۶۵ء کو بیعت کر کے یہ شرف حاصل کر چکا تھا۔ چنانچہ ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ خالد خوش قسمت ہے جو اس نیک کام میں مجھ سے آگے نکل گیا ہے۔

میں اگست ۱۹۶۵ء میں جب بیعت کر کے ربوہ سے واپس اپنے گاؤں گیا تو فرمانے لگے کہ آپ

باقی صفحہ نمبر ۷ پر ملاحظہ فرمائیں

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذبک من شرورھم۔

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی تحریر فرمائیں:
AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY, LONDON SW18 4AJ U.K.

صحابہؓ کرام کی ہمدردیٔ خلق

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم انتصار احمد نذر صاحب کے ایک مضمون میں صحابہ رسولؐ کی ہمدردیٔ خلق کے حیرت انگیز واقعات کا بیان ہے۔

صحابہؓ عام بنی نوع انسان کے لئے سرتاپا ہمدردی میں غرق تھے۔ جب اخوت کے رشتے میں باندھے گئے تو اپنی جائیدادیں بھی اپنے بھائیوں کو پیش کردیں۔ خدا تعالیٰ نے خود صحابہؓ کے بارہ میں گواہی دی "وہ باوجود خود بھوکے ہونے کے دوسروں کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں"۔

عرب معاشرہ میں صحابہؓ نے غلاموں کے ساتھ حسن سلوک کی بنیادیں ڈالیں۔ یتیم کے حقوق کا خاص طور پر تحفظ کرنے لگے۔ اصحاب صفہ وہ مساکین تھے جن کا کوئی ذریعہ معاش نہیں تھا۔ بعض صحابہؓ روزانہ ایک ایک یا دو دو مساکین کو اپنے گھر لے جاکر کھانا کھلاتے۔ حضرت سعد بن عبادہؓ بعض دفعہ اسّی اسّی آدمیوں کو اپنے گھر کھانا کھلاتے۔ اسی طرح حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کا سلوک بھی اصحاب صفہ سے بہت محبت کا تھا۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے مسکین کے ساتھ حسن معاملت کرنے میں حضرت جعفرؓ سب سے بہتر تھے۔ وہ مساکین کو گھر لے جاکر جو کچھ میسر ہوتا سامنے رکھ دیتے۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ ہماری بھوک کا یہ عالم ہوتا کہ گھی کا خالی برتن بھی چاٹ لیتے۔

امّ المومنین حضرت زینبؓ بہت صدقہ و خیرات کرتی تھیں۔ آنحضورﷺ نے ایک بار فرمایا کہ تم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے مجھے سب سے پہلے وہ آن ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ چنانچہ آنحضورﷺ کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے آپؓ نے وفات پائی اور تب ازواج کو یہ بات سمجھ آئی کہ لمبے ہاتھ سے مراد صدقہ و خیرات کی عادت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کسی مسکین یا غریب کو شامل کئے بغیر کھانا نہیں کھاتے تھے۔

آنحضورﷺ نے اشعری قبیلہ کے لوگوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ جب جنگ کے وقت زادراہ ختم ہو جائے یا کھانا کم پڑ جائے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے اسے ایک کپڑے میں جمع کرلیتے ہیں اور پھر برابر تقسیم کرلیتے ہیں۔ پھر فرمایا: وہ مجھ سے ہیں اور مَیں اُن سے ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ دوسروں کے چھوٹے چھوٹے کام کردیا کرتے تھے۔ آپؓ مدینہ کے ایک گھر میں بکریوں کا دودھ دوہ دیتے تھے۔ جب آپؓ خلیفہ بنے تو اُن گھر کی ایک کمسن لڑکی نے سادگی سے پوچھا کہ اب ہماری بکریوں کا دودھ کون دوہے گا؟ حضرت ابوبکرؓ کو علم ہوا تو فرمایا کہ مَیں ہی تمہاری بکریاں دوہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے جو منصب عطا فرمایا ہے اس سے میرے اخلاق تبدیل نہیں ہوں گے۔

حضرت سلمان فارسیؓ غلامی کی حالت میں مدینہ آئے اور اسلام قبول کیا تو آنحضورﷺ نے انہیں فرمایا کہ مکاتب بن جاؤ (یعنی اپنے مالک سے ایک خاص رقم کا معاہدہ کرلو کہ اتنی کماکر دوں گا تو آزاد ہوجاؤں گا)۔ وہ اپنے مالک سے مسلسل درخواست کرتے رہے، آخر اُس نے کھجور کے تین سو پودے لگانے اور چالیس اوقیہ چاندی دینے کے عوض آپؓ کو مکاتب بنادیا۔ رسول اللہﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ اپنے بھائی کی کھجور کے پودوں سے مدد کرو۔ چنانچہ صحابہؓ نے مل کر گڑھے کھودے اور پودے فراہم کئے تو آنحضورﷺ کو اطلاع دی۔ آپؐ تشریف لائے اور اپنے ہاتھوں سے پودے گڑھوں میں رکھے اور دعا کی۔ حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ ان میں سے کوئی پودا نہیں مرجھایا۔

آنحضورﷺ کے علم میں یہ بات آتی کہ کسی نے اپنے غلام کو مارا ہے تو آپؐ اس غلام کو آزاد کرنے کا حکم دیتے جس کی صحابہؓ فوری تعمیل کرتے۔

❀ ❀ ❀

صحابہؓ کرام کی مہمان نوازی

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں شامل اشاعت مکرم حبیب الرحمان زیروی صاحب کے مضمون میں صحابہ رسولؐ کے خلق مہمان نوازی کا تفصیلی بیان ہے۔

جب مالی حالات اچھے نہ تھے تو ایک مہمان دربار نبوی میں آیا۔ آنحضرتﷺ کے تحریک فرمانے پر ایک صحابیؓ اُس مہمان کو رات ٹھہرانے کے لئے اپنے ہاں لے گئے۔ اُن کی بیوی نے بتایا کہ کھانا صرف اتنا ہے جو بچوں کو کفایت کرسکے۔ اس پر صحابیؓ نے کہا کہ بچوں کو دلاسا دے کر سلادو اور کھانا مہمان کو کھلادو۔ اگر مہمان اصرار کرے کہ میزبان بھی کھانے میں شامل ہوں تو بیوی روشنی ٹھیک کرنے کا بہانہ کرکے چراغ گُل کردے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دونوں میاں بیوی یونہی بیٹھے منہ مارتے رہے لیکن مہمان نے سیر ہوکر کھانا کھایا۔ اللہ تعالیٰ کو اُن کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ رسول کریمﷺ کو وحی کے ذریعہ اس واقعہ کی خبر دی۔

ابوعزیز بن عمیر جنگ بدر میں قیدی ہوکر آیا۔ وہ کہتا ہے کہ مسلمان مجھے تو پکی ہوئی روٹی دیتے تھے اور خود کھجوریں وغیرہ کھاکر گزارہ کرلیتے تھے۔ اگر اُن کے پاس روٹی کا ٹکڑا بھی ہوتا تو مجھے دیدیتے اور خود نہ کھاتے، اگر مَیں تامل کرتا تو اصرار کے ساتھ کھلاتے تھے۔

حضرت امّ شریکؓ ایک دولتمند صحابیہ تھیں۔ انہوں نے اپنے مکان کو مہمان خانہ بنادیا تھا۔ آنحضورﷺ کی خدمت میں جو باہر سے مہمان آتے وہ اکثر ان ہی کے مکان پر ٹھہرتے تھے۔

حضرت جابرؓ کی روایت ہے کہ آنحضورﷺ نے فرمایا کہ اُس قوم کے لئے ہلاکت ہے جو اُس چیز کو اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کرنے میں حقارت محسوس کرے جو اُس کے گھر میں ہے۔

ابویعلی کی ایک روایت ہے کہ آدمی کی شرارت کے لئے یہی بات کافی ہے کہ جو چیز اُس کے سامنے پیش کی جائے، اُسے حقیر سمجھے۔

حضرت سلمہ بن اکوعؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہﷺ اپنے اصحاب سے فرماتے کہ ہر آدمی اپنی وسعت کے مطابق کچھ مہمان اپنے ہمراہ لے جائے۔ چنانچہ کوئی ایک آدمی کو لے جاتا، کوئی دو کو اور کوئی تین کو اور باقی لوگوں کو رسول اللہﷺ اپنے ساتھ لے جاتے۔

❀ ❀ ❀

صحابہؓ کرام کی عاجزی وانکساری

روزنامہ "الفضل" ربوہ کے سالانہ نمبر ۹۹ء میں شائع ہونے والے مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب کے مضمون میں صحابہ رسولؐ کے عفو، حلم، عاجزی وانکساری کا بیان ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ بہت منکسر المزاج تھے۔ جب کوئی فوجی مہم روانہ فرماتے تو دُور تک پاپیادہ ساتھ جاتے۔ اگر کوئی افسر تعظیماً گھوڑے سے اترنا چاہتا تو روک دیتے۔ لوگ آنحضورﷺ کے جانشین کی حیثیت سے تعظیم کرتے تو آپؓ کو تکلیف ہوتی۔ کوئی مدح کرتا تو فرماتے "اے خدا! تُو میرا حال مجھ سے زیادہ جانتا ہے اور مَیں اپنی کیفیت ان لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ خدایا! تُو انکے حسن ظن سے مجھے بہتر ثابت کر، میرے گناہوں کو بخش دے اور لوگوں کی بے جا تعریف کا مجھ سے مؤاخذہ نہ کر"۔

ایک روز رسول اللہﷺ نے فرمایا: "جو تکبر سے اپنا کپڑا کھینچتے ہوئے چلتا ہے، قیامت کے روز خدا اس کی طرف نگاہ نہ کرے گا"۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا: میرا دامن بھی کبھی کبھی لٹک جاتا ہے۔ فرمایا: تم تکبر سے ایسا نہیں کرتے۔

حضرت عمرؓ کی عظمت وشان سے قیصر وکسریٰ لرزتے تھے لیکن آپؓ کی خاکساری کا یہ عالم تھا کہ خود بیوہ عورتوں کے لئے پانی بھرتے، بازار سے سودا لادیتے، رات کو اُٹھ کر پہرہ دیتے اور بارہا تھک کر مسجد کے گوشہ میں فرش خاک پر لیٹ جاتے۔

حضرت عمرؓ کو بارہا سفر کا اتفاق ہوا لیکن خیمہ وغیرہ کبھی ساتھ نہیں رہا۔ شام کے سفر کے موقع پر آپؓ کو ترکی گھوڑا اور قیمتی لباس پیش کیا گیا تاکہ عیسائی اپنے دل میں احترام محسوس کریں۔ آپؓ نے فرمایا کہ خدا نے ہم کو جو عزت دی ہے وہ اسلام کی عزت ہے اور ہمارے لئے یہی کافی ہے۔

حضرت عثمانؓ اپنے کام کیلئے خدام کو تکلیف نہ دیتے۔ شہادت سے قبل آپؓ نے لمبا عرصہ نہایت بردباری ونرمی سے گزارا۔ آپؓ کی خاطر کٹ مرنے کے لئے سینکڑوں وفاشعار غلام موجود تھے لیکن آپؓ نے اپنی ذات کی خاطر کسی مسلمان کے خون کا بہنا پسند نہ فرمایا۔

حضرت علیؓ بہت رحمدل تھے۔ ایران میں مخفی سازشوں کے باعث بارہا بغاوتیں ہوئیں لیکن آپؓ نے ہمیشہ نرمی سے کام لیا یہاں تک کہ ایرانی آپؓ کی شفقت سے متاثر ہوکر کہتے کہ: بخدا اِس عربی نے تو نوشیرواں کی یاد تازہ کردی۔

حضرت علیؓ اونٹ چَراتے، جوتا ٹانکتے اور محنت کا ہر کام کرلیتے۔ مزاج میں بے تکلفی اتنی تھی کہ فرشِ خاک پر سوجاتے۔ ایک بار آنحضورﷺ نے اس حالت میں مسجد نبوی کے فرش پر سویا ہوا پایا کہ جسم پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ تب آنحضورﷺ نے آپؓ کو اَبَاتُرَاب یعنی مٹی والے کہہ کر پکارا جو پھر آپکی کنیت مشہور ہوگئی۔

حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کی خاکساری ایسی تھی کہ رومی سفیر جب بھی اسلامی لشکرگاہ میں آئے تو انہیں سپہ سالار کی شناخت میں دقت پیش آئی۔ آپؓ کی شفقت اور رعایا پروری کے عیسائی بھی مرہون منت تھے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ متعدد مہموں میں سپہ سالار اور مختلف صوبوں کے حاکم رہے لیکن نہ مال ودولت جمع کی، نہ نخوت ورعونت پیدا ہوئی۔

حضرت عمار بن یاسرؓ کوفہ کے والی تھے لیکن اپنا سودا سلف خود جاکر خریدتے اور اٹھاکر لاتے۔ پیراہن چمڑے کا ہوتا جس میں پیوند لگے ہوتے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنی تعریف سننا بھی ناپسند فرماتے۔ بازار میں نکلتے اور بلاامتیاز تاجر، مسکین اور خستہ حال کو سلام کرتے۔ طفیل بن کعب نے پوچھا کہ آپؓ بازار کیوں جاتے ہیں حالانکہ نہ خرید وفروخت کرتے ہیں نہ کسی جگہ بیٹھتے ہیں۔ فرمایا صرف لوگوں کو سلام کرنے کی غرض سے۔

حضرت سلمان فارسیؓ اسلامی فوج کے امیر بھی رہے اور مدائن کے گورنر بھی۔ جب آپؓ گورنر تھے تو ایک آدمی نے، جو آپؓ کو جانتا نہ تھا، آپؓ کو سادہ کپڑوں میں دیکھ کر مزدور سمجھا اور کہا کہ اُس کا بوجھ اٹھاکر کسی جگہ لے جائیں۔ آپؓ بوجھ اٹھاکر چل پڑے۔ لوگوں نے دیکھا تو بتایا کہ یہ امیر ہیں۔ اُس شخص نے شرمندگی سے کہا کہ مَیں آپؓ کو پہچانتا نہیں تھا، آپؓ بوجھ یہیں اتار دیں۔ لیکن آپؓ نے فرمایا: نہیں، اب یہ مَیں منزل پر پہنچاؤں گا۔

صحابیاتؓ بھی انتہائی منکسر المزاج تھیں۔ حضرت فاطمہؓ کے ہاتھوں میں چکی پیسنے سے چھالے پڑگئے تھے۔ آپؓ خود اپنے مشکیزے میں پانی بھر کر لاتیں اور اپنے گھر میں جھاڑو دیتیں۔

Muslim Television Ahmadiyya

Programme Schedule for Transmission

19/03/2001 – 25/03/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 19th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.118, Final Part ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.193®
02.00 MTA USA: Various Items
03.10 Urdu Class: Lesson No.103 / Rec.20.10.95 ®
04.15 Learning Chinese: Lesson No.203 ® Hosted by Usman Chou Sahib
05.00 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat Rec.28.05.00 With Huzoor ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.29 Produced By MTA Pakistan
06.55 Dars Ul Quran: No.11 (1998) ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.193 ®
09.15 Urdu Class: Lesson No. 103 ®
10.20 Documentary:
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.45 Rencontre Avec Les Francophones
13.50 Children's Programme: Kudak No.29
14.05 Bengali Service: Various Items
15.00 Question & Answer Session with Hazoor
16.20 Children's Class: Lesson No.119, Part 1
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.30 Urdu Class: Lesson No.104 / Rec.21.10.95
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.194 Rec.13.08.96 With Arabic Speaking Friends
20.45 Turkish Programme: Various Items
21.15 Rohani Khazine: Programme No.24/P.2
21.25 Rencontre Avec Les Francophones Rec.12.06.00®
22.30 Q/A Session With Hazoor ®
23.40 Documentary:

Tuesday 20th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Rec.11.07.98®
01.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.194 ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.20 MTA Sports: Cricket Between teachers of Jamia Rabwah
03.50 Urdu Class: Lesson No.104 ®
04.55 Recontre Avec Les Francophones Rec.12.06.00
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.119 Rec.11.07.98
07.20 Pushto Programme: F/S Rec.11.02.00 With Pushto Translation
08.15 Rohazine Khazine: Prog.24 / P.2 Quiz Prog. Brahin-e-Ahmadiyya ®
08.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.194®
09.50 Urdu Class: Lesson No.104 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.30 Le Francais c'est Facile: Lesson No.11
12.55 Bengali Mulaqat: Rec.23.05.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Class No.166 - Rec.10.12.96
16.05 Children's Corner: Guldasta No.11
16.40 Le Francais c'est Facile: Lesson No.11
17.05 German Service: Eid Programme
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.105 – Rec.22.10.95
19.20 Liqaa Ma'al Arab With Huzur Session No.195 – Rec.14.08.96
20.25 Norwegian Programme: Variuos Items
21.00 Bengali Mulaqat: Rec.23.05.00 ®
22.00 Hamari Kaenat: Programme No.83
22.30 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.166 / Rec.10.12.96
23.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.11®

Wednesday 21st March 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Guldasta No.11 ®
01.10 Liqaa Ma'al Arab: Session No.195 ®
02.15 Bengali Mulaqat: Rec.23.05.00
03.25 Urdu Class: Lesson No.105 ®
04.35 Le Francais C'est Facile: Lesson No.11 ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.166 –
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Guldasta No.11 ®
07.15 Swahili Programme: Muzzakarah The Second coming of the Messiah
08.0 Hamari Kaenat: Prog. No.83®
08.30 Liqaa Ma'al Arab: Session No.195 ®
09.40 Urdu Class: Lesson No.165 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Urdu Asbaaq: Lesson No.27
13.05 Atfal Mulaqat: With Hazoor Rec.15.06.00
14.00 Bengali Service:
15.00 Tarjumatul Quran Class: With Hazoor Lesson No.167 / Rec.16.12.96
16.05 Urdu Asbaaq: Lesson No.27 ® Children's Corner: Cartoons Part 2
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.166 – Rec.27.10.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.196 Rec.15.08.96
20.30 French Programe: Le Siecle du Messie ...
21.00 Atfal Mulaqat: Rec.14.06.00 ®
22.00 Quiz Programme: Seerat Hadhrat Masih Maud (A.S.) ®
22.25 Tarjumatul Quran: Lesson No.167 ®
23.30 Urdu Asbaaq: Lesson No.27 ®

Thursday 22nd March 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Cartoons Part 2®
01.00 Liqaa Ma'al Arab: Session No.196®
02.05 Mulaqat: Atfal ul Ahmadiyya 14.06.00 ®
03.05 Urdu Class: Lesson No.106 ®
04.10 Urdu Asbaaq: Lesson No.27 ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.167 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Cartoons Part 2 ®
06.55 Sindhi Programme: The Truth of Hadhrat Masih – e - Maud (A.S.) Host: Syed Tahir Ahmad Suhail Sb
07.40 Tabaukaat: J/S Rabwah 1964 Speech By Maul. Jalal-uddin- Shams Sb. ' The Truth of Hadhrat Masih Maud (A.S.)'
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.196®
10.00 Urdu Class: Lesson No.106 ®
11.05 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Safar Hum Ne Kiya:
13.05 Q/A Session With Hazoor – Rec.23.11.97
13.50 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor Rec.17.02.95 With Bangali Translation
13.50 Bengali Service: Various Items
15.05 Speech: by Hafiz M. Ahmad Sb. J/S Rawalpindi.
16.00 Children's Corner: Guldasta No.12
16.30 Children's Corner: MTA Karachi 6th Annual Waqfeen-e-Nau Ijtema
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.107/ Rec.28.10.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.197
20.30 MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
20.40 Tabarukat: J/S Rabwaah 1974 Speech by Mau. Jalal uddin Shams Sb. ' The Truth of Hadhrat Masih Maud (AS)'
22.00 Quiz History of Ahmadiyyat No.77 Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.40 Speech: by Hafiz Muzaffar Ahmad Sb. ®
23.30 Safar Hum Ne Kiya: ®

Friday 23rd March 2001

00.05 Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.40 Children's Corner: Guldasta No.12®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.197®
02.15 Tabarukat:Speech by M.Jalal uddin Shams Sb
02.30 Urdu Class: Lesson No.107/Rec.28.10.95 ®
04.30 MTA Lifestyle: Al Maidah 'Vegetable Pickle' ®
04.40 Documentary: Safar Hum Ne Kiya
05.05 Speech: By Hafiz Muzaffer Ahmad Sb. ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.35 Children's Corner: Guldasta No.12 ®
07.05 Quiz; History of Ahmadiyyat No.77 ®
07.40 Saraiky Programme: F/S With Siraiky Translation
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.197®
10.00 Urdu Class: Lesson No.105 ® By Hadhrat Khalifatul Masih IV
10.55 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.25 Bengali Service: Various Items
12.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News Darood Shareef
13.00 Friday Sermon: From London
14.00 Documentary: Exhibition ' Nusret Jehan Academy Rabwah' Junior Section Presentation MTA Pakistan
14.25 Majlis e Irfan: Rec.21.07.00
15.20 Friday Sermon: ®
16.25 Children's Corner: Class No.43, Part 1 Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.10 Urdu Class: Lesson No.108 / Rec.29.10.95
19.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.198
20.05 Speech by Hafiz Muzaffar A.Sb. Paniar Sargodah Pakistan
20.55 Documentary: Exhibition 'Junior Section ' Nusret Jehan Academy Rabwah®
21.15 Friday Sermon: ®
22.15 All Pakistan Moshaira Part 2
23.05 Majlis Irfan: With Hazoor – Rec.21.07.00 ®

Saturday 24th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.35 Children's Corner: Class No.42, Part 1 Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.05 Friday Sermon: By Hazoor ®
02.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.198 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.108 ®
04.05 Computers for Everyone: Part 91 Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.35 Majlis e Irfan: Rec.21.07.00 ®
05.35 Speech by Abdul Rasheed Sb.
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.55 Children's Class: No.42 Part 1 ® Produced By MTA Canada
07.30 MTA Mauritius: Various Items
08.15 Weekly Preview
08.30 Speech: by Hafiz Abdul Hai Sb.
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.198 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.108 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Computers for Everyone: Part No.91 ®
13.10 German Mulaqat: Rec.27.05.00
14.05 Bengali Service: Various Items
15.05 Quiz: Khutabat-e-Imam From Huzoor's Friday Sermons
15.40 Weekly Preview
16.00 Children's Class: With Huzoor
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.109
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.199
20.40 Weekly Preview
20.55 Arabic Programme:A few extracts from Tafseer ul Kabeer – No.9
21.30 Children's Class: By Huzoor ®
22.30 Bait Bazi: Truth Hadhrat Masih Maud (AS)
22.50 German Mulaqat: Rec.27.05.00®

Sunday 25th March 2001

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz Khutabat-e-Iman
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.199®
02.05 MTA Variety: 'Ilmi Ralley' Atfal ul Ahmadiyya Pakistan
03.00 Urdu Class: Lesson No.109 ®
04.00 Weekly Preview
04.15 Seeratun Nabee (saw): Prog. No.26
04.55 Children's Class: With Hazoor Rec.24.03.01 ®
06.05 Tilawat, News, Preview
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20 German Mulaqat: 27.05.00 ®
08.15 Chinese Programme: Part 35 Islam Amongst Religions
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.199®
09.55 Urdu Class: Lesson No.109 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.206 With Usman Chou Sahib
13.15 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
14.15 Bengali Service: Various Programmes
15:15 Friday Sermon: From London / Rec.23.03.01®
15.45 Medical Matters: Child And Mother Healthcare No.7
16.25 Weekly Preview
16.40 Children's Class: Lesson No.119 Final Part Rec.11.07.98
17.05 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.110 Rec. 04.11.95 With Hazoor
19.20 Liqa Ma'al Arab With Huzur Session No.200 Rec 12.09.96
20.40 MTA USA: Speech by Shamshad A.Nasir Sb. ' Importance of Prayer'
21.30 Darsul Quran No. 12 Rec:13.01.98
23.00 Mulaqat®: Young Lajna & Nasirat With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)
ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249
Vol. 8 Friday, March 16, 2001 Issue No. 11

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

ڈیورنڈلائن کا تقدس قائم رکھنے کی تلقین

پچھلے دنوں وزیر داخلہ پاکستان اور افغان حکومت میں مذاکرہ ہوا ہے کہ ڈیورنڈلائن کا تقدس برقرار رہنا چاہئے۔(روزنامہ "دن" لاہور ۹/فروری ۲۰۰۱ء صفحہ ۵ کالم ۲)

یہ تاریخ کا کھلا ورق ہے کہ ڈیورنڈلائن امیر کابل امیر عبدالرحمٰن (۱۸۴۴ء-۱۹۰۱ء) کے عہد میں معرض وجود میں آئی تھی اور اس غرض کے لئے سرحدوں کی تعیین کے لئے جو کمیشن مقرر ہوا اس میں افغانستان کی طرف سے گورنر سمت جنوبی سردار شیریں دل خان کے علاوہ حضرت صاحبزادہ سید عبداللطیف صاحب جیسے باکمال بزرگ بھی تھے جو ملک کے مذہبی پیشوا، مقتدر عالم، صاحب کشف والہام اور حضرت داتا گنج بخشؒ کے خانوادہ سے تعلق رکھتے تھے اور جو ۱۴/جولائی ۱۹۰۳ء کو کابل میں مہدی موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کے جرم میں نہایت بے دردی سے ظالمانہ طور پر شہید کردیئے گئے اور ساتھ ہی آپ کے سب اہل وعیال کو بھی نہایت بے رحمی سے جیل خانہ میں پابند سلاسل کردیا گیا۔ پنجاب اخبار "وطن" (۲۸/اگست ۱۹۰۳ء) نے اس دردناک واقعہ کی خبر "ایک احمدی کا قتل" کے زیرعنوان شائع کی۔

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے "تذکرۃ الشہادتین" میں شہید کابل کی نسبت تحریر فرمایا کہ:

"اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تُو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا"۔

نیز کابل کی زمین کو مخاطب کر کے یہ انذاری پیشگوئی فرمائی کہ:

"اے کابل کی سرزمین تُو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بد قسمت زمین تُو خدا کی نظر سے گر گئی کہ تُو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے"۔

(صفحہ ۲۲ طبع دوم)

اس پس منظر میں ڈیورنڈلائن کے "تقدس" کی بات پر امریکہ کے صدر ابراہام لنکن کا یہ بیان یادا جاتا ہے کہ:

"مجھے وہ آدمی کبھی نہیں بھول سکتا جس نے اپنے باپ کو قتل کردیا تھا۔ عدالت سے موت کی سزا ملنے کے بعد اس نے میرے پاس رحم کی ان الفاظ میں اپیل کی کہ مجھے معاف کردیا جائے کیونکہ میں یتیم ہوں"۔

☆......☆......☆......☆

ایک المیہ۔ ایک اتفاق

گزشتہ سال کراچی کے روزنامہ 'جنگ' نے ۱۹/مئی ۲۰۰۰ء کی اشاعت میں مولوی محمد یوسف لدھیانوی کی دہشت گردوں کی فائرنگ سے قتل کی خبر شائع کرتے ہوئے بتایا کہ صرف پانچ روز قبل انہوں نے افغانستان سے واپسی پر کوئٹہ میں جنگ کے نامہ نگار کو افغانستان کے شمالی علاقوں کے دورہ کے متعلق انٹرویو دیا جو آخری ثابت ہوا۔

(صفحہ ۱۰ کالم ۲)

اتفاق کی بات ہے کہ روزنامہ "جنگ" کراچی کے اسی شمارہ میں صفحہ ۱۳ پر لدھیانوی کے قلم سے حسب ذیل سوال اور جواب بھی شائع ہوا۔

جبری طلاق۔ ظفر بھٹی چکوال

سوال: آپ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ زبردستی یا دباؤ کے تحت دی گئی طلاق بھی طلاق شمار ہوگی۔ ایسی صورت میں ایک وڈیرے یا سردار کو جب کسی کی بیوی پسند آجائے تو وہ اپنے آدمیوں یا اسلحے کے زور پر اس کو طلاق پر مجبور کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا طلاق ہوگئی؟

(جواب از لدھیانوی): "اسلحے کے زور سے اگر اس کو کوئی آدمی قتل کردے تو قتل ہوگا یا نہیں۔ اسی طرح اگر اسلحے کے زور پر کسی کی بیوی کو طلاق دلوادے تو طلاق بھی واقع ہوجائے گی"۔

قرون اولیٰ کی مستند تاریخ اسلام سے ثابت ہے کہ علم حدیث کے مسلّمہ امام جنہیں حدیث و رجال کے ناقد حضرت یحیٰ بن معین امیر المومنین فی الحدیث اور اقلیم حدیث کا بادشاہ قرار دیا ہے یعنی حضرت امام مالک بن انس مدنی کا یہ فیصلہ کن مسلک تھا کہ جبر واکراہ سے دی گئی طلاق ہرگز واقع نہیں ہوتی۔ والئی مدینہ جعفر بن سلیمان (عباسی خلیفہ منصور کے چچازاد بھائی) نے حضرت امام کو حکم دیا کہ وہ یہ فتویٰ نہ دیں لیکن آپ نے علی الاعلان اس کا اظہار کیا جس پر حاکم وقت نے غضبناک ہو کر حکم دیا کہ ان کو ستر کوڑے مارے جائیں۔ مورخ پاکستان سید رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں:

"امام دارالہجرۃ کو محکمہ امارت میں گنہگاروں کی طرح لایا گیا۔ کپڑے اتارے گئے اور شانۂ امامت پر دست تظلّم نے ستر کوڑے پورے کئے۔ تمام پیٹھ خون آلودہ ہوگئی۔ دو ہاتھ مونڈھے سے اتر گئے۔ اس پر بھی تسلّی نہ ہوئی تو حکم دیا کہ اونٹ پر بٹھا کر شہر میں ان کی تشہیر کی جائے۔ امام صاحب بایں حالِ زار بازاروں اور گلیوں سے گزر رہے تھے اور زبانِ صداقت نشان بآواز بلند کہہ رہی تھی جو مجھ کو جانتا ہے وہ جانتا ہے جو نہیں جانتا وہ جان لے کہ میں مالک بن انس ہوں۔ فتویٰ دیتا ہوں کہ طلاق جبری درست نہیں"۔

(سیرت ائمہ اربعہ صفحہ ۲۷۰۔ ۲۷۱، ناشر شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ اشاعت مارچ ۱۹۶۸ء)

سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت امام مالکؒ جیسی برگزیدہ شخصیت اور مدینہ معظّمہ کے امام ربّانی کے برعکس "دیوبندی امت" کے "حضرت اقدس" "حکیم العصر" اور مدیر "لولاک" و "رسالہ ختم نبوت" نے جبری طلاق کو شرعی سند کیوں فراہم کی؟؟۔

سو اس کا جواب مولوی یوسف لدھیانوی ہی کے الفاظ میں زیادہ مناسب ہوگا۔ انہوں نے کسی شخص کے اس سوال کے جواب میں کہ اس کا والد بہت ظالم ہے یہ جواب دیا کہ:

"دراصل لوگوں نے یہ سوچ لیا ہے کہ زندگی دنیا ہی کی زندگی ہے اور اس کے بعد کوئی حساب وکتاب نہیں ہوگا اس لئے کسی پر ظلم کے پہاڑ توڑ دو اور کسی پر جتنا چاہو ظلم کرو۔ کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔ لیکن اس کا پتہ مرنے کے بعد چلے گا"۔

(روزنامہ جنگ کراچی ۲۱/اپریل ۲۰۰۰ء صفحہ ۱۳۔ زیر عنوان "آپ کے مسائل اور اُن کا حل")۔

ظالم کی کبھی موت، شہادت نہیں ہوتی
سولی سے ہر اک منصبِ عیسیٰ نہیں پاتا

(مرتضیٰ برلاس)

☆......☆......☆......☆

"پاکستان میں نفاذ اسلام۔ عمل کون کرے گا؟"

مندرجہ بالا عنوان سے ایک محب وطن پاکستانی محمد طفیل کھوکھر صاحب ساکن محمد نگر لاہور کا فکرانگیز نوٹ:۔

"جس ملک میں مسلمانوں کے مختلف مکاتب فکر کی تعداد گنی نہ جاسکے وہاں کسی ایک لائحہ عمل پر سبھی جماعتیں کیسے متفق ہو سکتی ہیں۔ یہاں تو معمولی فروعی مسائل اور عقاءد پر ایک دوسرے کو اسلام سے خارج کردیتے ہیں...... چند بڑی جماعتیں جنہیں اندرون وبیرون ملک سے عطیات موصول ہوتے ہیں اور جن کے سربراہ آئے دن امریکہ اور دیگر یورپی ممالک کا دورہ کرتے رہتے ہیں ابھی تک بڑی طاقتوں کے الزام مثلاً اسلام اور بنیاد پرستی، جہاد اور دہشت گردی میں فرق کو اپنی تقریروں تحریروں اور بین الاقوامی میڈیا پر واضح نہیں کرسکیں جو اُن کی اوّلین ذمہ داری ہے۔ اس ضمن میں وہ تبلیغی جماعتیں بھی آتی ہیں جو آئے دن بیرونی ممالک کے دورے کرتی رہتی ہیں ...... ہم پچھلی حکومت کے عاقبت نااندیش فیصلوں اور اقدامات کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ سیاسی جماعتیں بڑے دعوے کررہی ہیں کہ اگر انہیں حکومت سونپ دی جائے تو وہ چند دن میں مسائل حل کردیں گی۔ لیکن کوئی اس نسخے کو سامنے لانے کے لئے تیار نہیں صرف حوس اقتدار ہے اور کچھ نہیں"۔

(ہفت روزہ "فیملی میگزین" لاہور ۲۱/تا ۲۷/جنوری ۲۰۰۱ء صفحہ ۲۔ مدیر اعلیٰ مجید نظامی۔ مدیر سفیان آفاقی)

دنیا کے حسنات

قرآن مجید میں ہمیں تعلیم ہے کہ اللہ سے دنیا کی حسنہ بھی طلب کریں۔ اور آخرت کی حسنہ بھی۔ چنانچہ ہم نماز میں بھی ﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ کی دعا مانگتے ہیں۔ دنیا کی حسنات کا مضمون بھی بہت وسیع ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"دنیا کے حسنات میرے نزدیک یہ ہیں: (۱) صحت (۲) علم اور اس پر عمل (۳) اللہ کی سچی عبادت اور اخلاص و توفیق خیر (۴) رزق اتنا جتنا ضرورت ہو (۵) نیک اولاد (٦) نیک بی بی (۷) عمدہ مکان (۸) لباس اچھا (۹) دوست اچھے (۱۰) خاتمہ بالخیر اور آخرت کے حسنات کے لئے میں یہ کہہ لیا کرتا ہوں کہ جو تیرے حضور حسنہ ہوں، جسے تیرے پاک بندوں اور اولیاء و انبیاء نے حسنہ کہا ہے"۔(ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۱٦/اپریل ۱۹۰۹ء)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔